عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹ ، شمارہ نمبر ۲۸

# ختم نبوة

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

## خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ انسانیت کیلئے سب سے بڑا قیمتی سرمایہ ہے

اس ہنگامہ دار و گیر میں کہیں امید کی کرن نظر آتی ہے تو وہ سید کائنات کا لایا ہوا دین اور آپ کی تعلیمات مبین ہیں

علم کی حقیقت قرآن و حدیث کی روشنی میں

الجزائر تاریخ کے موڑ پر

### فاعتبروا یا اولی الابصار

## T.V ایک عبرت انگیز واقعہ

اس نے بچوں کے اصرار پر ٹی وی خرید لیا، چند دنوں بعد وہ انتقال کر گیا۔ ایک دوست نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ ٹی وی کی وجہ سے خدائی عذاب کی گرفت میں آگیا۔ دوست نے یہ خواب گھر والوں کو سنایا، مرحوم کے بڑے بیٹے نے خواب سن کر ٹی وی توڑ دیا اور کوڑے پر ڈال دیا۔ پھر خواب دیکھا تو اسے خدا نے عذاب سے نجات عطا فرما دی۔

(تفصیل اندر ملاحظہ فرمائیں)

## مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

# ایک عبرت ناک واقعہ

اس نے بچوں کے اصرار پر ٹی وی خرید لیا۔ چند دنوں بعد وہ انتقال کر گیا اور خدائی عذاب کی گرفت میں آ گیا۔ بیٹے نے ٹی وی کو توڑ کر کوڑے کرکٹ میں ڈال دیا اور مرحوم کو عذاب سے نجات مل گئی۔

## فاعتبروا یا اولی الابصار

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ میں نے مدینہ منورہ میں کئی علماء کرام سے سُنا ہے اور یہ واقعہ یہاں بہت مشہور ہوا ہے۔ بہت سے لوگوں کو توبہ کی توفیق بھی ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں۔ دونوں میں بہت گہری دوستی تھی۔ دونوں ہی دیندار اور پرہیزگار تھے۔ ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے اپنے بچوں اور بیوی کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کے لیئے ٹی، وی خرید لیا۔ کچھ دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جدہ والے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا ہر مرتبہ اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے خواب میں تینوں مرتبہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خُدا کے لیئے میرے گھر والوں سے کہو کہ ٹی، وی گھر سے نکال دیں۔ کیونکہ جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر اس ٹی، وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے۔ کیونکہ میں نے خرید کر گھر میں رکھا تھا۔ وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست جہاز کے ذریعے ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سُنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تین مرتبہ ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے سُن کر رونے لگے۔ اس کا بڑا بیٹا اُٹھا اور غصہ میں ٹی، وی اُٹھا کر پٹخا۔ ٹی، وی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اُٹھا کر کوڑے کے ڈبہ میں پھینک دیا۔ جدہ والا دوست جب جدہ واپس پہنچا تو اس نے پھر اپنے دوست کو خواب میں دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا اس کے چہرے پر ایک رونق تھی۔ اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ عزوجل تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دلائے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کیلئے عبرت کا سامان موجود ہے جو اولاد کے اور بیوی یا دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں اور اپنے گھر کو ٹی، وی اور وی، سی، آر کی لعنت سے برباد کرتے ہیں۔ نامعلوم اتنے بے غیرت کیوں اور کیسے ہو جاتے ہیں کہ یہ گوارہ کر لیتے ہیں کہ گھر کی بہو بیٹیاں نامحرم مردوں کو ٹی، وی اسکرین پر دیکھیں اور اپنی شرم و حیا کو غارت کریں اور خود بھی نامحرم عورتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھر کو سینما گھر بنا دیتے ہیں۔ اپنی اولاد کو خود اپنی جان کو دوزخ کے گڑھے میں دھکیلنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہدایت دے۔ آمین

از: محمد عبداللہ تسنیم، مدینہ منورہ

**نوٹ:** تبلیغ کی غرض سے اس صفحہ کا فوٹو اسٹیٹ کرا کر تقسیم کریں تاکہ عوام کو اس واقعہ سے عبرت حاصل ہو۔

(ادارہ ہفت روزہ "ختم نبوت"، انٹرنیشنل، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان)

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۲۸ | جلد نمبر ۹ | ۲۶ جمادی الاولیٰ تا ۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

## اس شمارے میں

۱۔ ٹی وی، عبرت انگیز واقعہ ——— ۲
۲۔ نعت رسول مقبول ﷺ ——— ۴
۳۔ الیکشن میں حصہ لینے والے قادیانی (اداریہ) ——— ۵
۴۔ سیرت طیبہ قیمتی سرمایہ ——— ۷
۵۔ عقیدہ و تہذیب کی عالمی وحدت ——— ۸
۶۔ اسلام کا فوجی نظام ——— ۱۰
۷۔ الجزائر تاریخ کے نئے موڑ پر ——— ۱۲
۸۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۱۳
۹۔ علم کی حقیقت ——— ۱۴
۱۰۔ حضرت امیر شریعت ——— ۱۵
۱۱۔ ختم نبوت کانفرنس ——— ۱۶
۱۲۔ ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں ——— ۱۷
۱۳۔ کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات ——— ۲۰
۱۴۔ سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس ——— ۲۰
۱۵۔ مرزا قادیانی کی اخلاقی حالت ——— ۲۲

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بزنس لان کراچی

**سرپرست**

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

**مجلس ادارت**

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

**سرکولیشن منیجر**

محمد انور

**رابطہ دفتر**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

**چندہ**

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۵۰ روپے |
| ششماہی | ۷۵ روپے |
| سہ ماہی | ۴۵ روپے |
| فی پرچہ | ۳ روپے |

**چندہ**

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۹۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

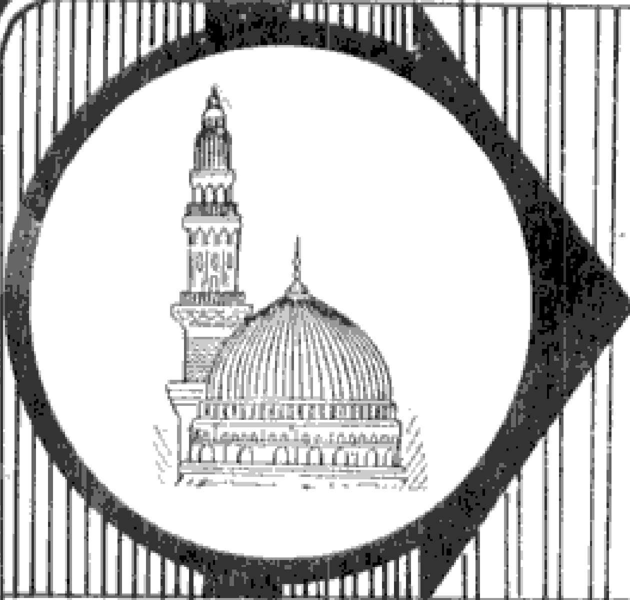

# نعت

رنگ بدلتی مست رُتوں کا لمحہ لمحہ تیرے نام
خوشبو سے لبریز ہوا کا ہر اک جھونکا تیرے نام

ہر اک پھول میں جلوہ تیرا رنگ ترا ہی غنچوں میں
روِش روِش بو باس تری ہے گلشن سارا تیرے نام

قریہ قریہ فضل ترا ہے نگر نگر الطاف ترا
عالم عالم کی رحمت کا نام سجیلا تیرے نام

گردوں پہ خورشید کا حلقہ تیرے نام کا حلقہ بگوش
ماہِ مبیں کی گود کا ہر اک نور ستارا تیرے نام

تیرے حُسن کے دروازے پہ سائل ہے یُوسف کا جمال
ہر اک درد کا درماں تو اعجاز مسیحا تیرے نام

ملک سلیماں وادیٔ سینا تیرے آئینوں کا عکس
اے معراج کے تاج ازل سے طور کا جلوہ تیرے نام

ہر شے کا محبوب خدا ہے تو محبوب خدا کا ہے
تو ہی قبلہ تو ہی کعبہ عرشِ معلّیٰ تیرے نام

بائے بسم اللہ سے تا دالناس تری تصویریں ہیں
سیرت ہے قرآن ترا، قرآن سراپا تیرے نام

ذکر ترا ہے ارفع و اعلیٰ جانِ رفعنا تو ہی تو ہے
اوج ثریا سے بھی اونچا عرش کا پایا تیرے نام

میرے آقا اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو گی
ہو جائے اعجاز خدا را مرنا جینا تیرے نام

از۔ اعجاز دانا

# الیکشن میں حصہ لینے والے قادیانی ۔ اور انکا جماعت سے اخراج کا فیصلہ

جب پاکستان کے مسلمان اور خصوصاً شمع ختم نبوت کے پروانے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو

۱ : اسلامی شعائر و اصطلاحات سے روکا جائے۔

۲ : ان کے مرزائیوں کی مسجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔

۳ : انہیں کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز لگانے، گھروں، دکانوں یا مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھنے کی اجازت نہ دی جائے اور اگر کسی نے لگایا، یا لکھا ہے تو اسے وہاں سے فوراً محفوظ کیا جائے۔

۴ : مرزا قادیانی کو نبی، امام، مسیح موعود، مہدی، مجدد وغیرہ لکھنے پر پابندی عائد کی جائے۔

۵ : مرزا قادیانی کی بیویوں کو امہات المومنین، اس کی بیٹیوں کو بنات النبی، اس کے جانشینوں کو خلیفہ اور نام نہاد خلفاء کی بیویوں کو "حرم" کے القابات نہ دیئے جائیں اور نہ لکھے جائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

تو قادیانی یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ (لا اکراہ فی الدین) دین میں جبر نہیں ہے ہم پر زبردستی کی جارہی ہے اور ہمیں جبر کے ذریعے اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر سے روکنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

۲ : جب ایک انسان کلمہ پڑھ لیتا ہے بس وہ مسلمان ہے۔ اہل قبلہ میں شامل ہے اسے اسلام سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ جب یہ اصول ہے کہ دین میں جبر نہیں تو پھر کروڑوں مسلمانوں کو جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے ان کے بارے میں یہ کیوں کہا گیا اور لکھا گیا کہ!

۱ : ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں۔

۲ : ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

۳ : جن لوگوں نے مرزا قادیانی کی بیعت نہیں کی یہاں تک کہ مرزا کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

۴ : جو شخص مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۵ : غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔

۶ : جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی (یعنی مسلمان) کے بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔

۷ : جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں سمجھتا۔

۸ : غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا باقی کیا رہ گیا جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔

۹ : جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے (یعنی مرزا قادیانی) قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

۱۰ : جو شخص تیری (یعنی مرزا کی) پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

اس لیے کہ یہ بحث بہت پرانی ہے اور کسی بھی قادیانی کے پاس ان تحریرات کا جواب نہیں ہے۔ البتہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کیلئے وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم سب کو مسلمان سمجھتے ہیں یہ تو آپ کے مولوی حضرات ہیں جو ایک دوسرے پر فتویٰ لگاتے رہتے ہیں۔ دراصل قادیانیوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اور غیروں کی آنکھوں میں تنکے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں دوسروں کے فتوے تو نظر آتے ہیں اپنے فتووں کو نہیں دیکھتے۔

بہرحال جب اہل اسلام حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے تو قادیانی یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ ہیں اور یہ کہ دین میں جبر و اکراہ نہیں حالانکہ یہ کافروں، بت پرستوں اور اہل کتاب کے بارے میں ہے وہ اپنی عبادت گاہوں میں اپنے طریقے کے مطابق جس طرح چاہیں عبادت کریں اور اپنے مروجہ طریقے کے مطابق جیسا چاہیں عبادت خانہ تعمیر کریں۔ اسلام نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ہاں اگر وہ کافر ہونے کے باوجود زبان سے کلمہ پڑھتے رہیں مسجد کی طرز پر اپنا عبادت خانہ یا بت خانہ بنائیں تو یہ دھوکہ ہے مسلمان انہیں ایسا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔

قربان جائیے! سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ نے چودہ سو سال پہلے یہ فرمایا تھا کہ!

"میرے بعد تیس دجال اور کذاب آئیں گے ہر ایک ان میں کا یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ (اے میری اُمت کے لوگو!) خبردار! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

انہیں تیس میں ایک دجال اور کذاب مرزا قادیانی بھی ہے۔ اس نے جو جو دعوے کئے اور جو جو پیش گوئیاں کیں پھران دعووں اور پیش گوئیوں کو سچا ثابت کرنے کیلئے جس دجل فریب، مکر اور کذب بیانی سے کام لیا اسے دیکھنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا پیش گوئی کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسے شخص کو کسی بھی رنگ میں مقتدا یا پیشوا مانتا ہے وہ بھی دجال اور کذاب کا پیروکار ہونے کی وجہ سے دجالین وکذابین ہی میں شامل ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے یہ دجالین اپنے کو اہل قبلہ کہہ کر اپنے جماعت خانہ کو مسجد کی طرز پہ تعمیر کر کے، کلمہ طیبہ پڑھ کر اور اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور "لا اکراہ فی الدین" (دین میں جبر نہیں) سنا کر اپنے ارتداد و زندیقیت کو چھپانا چاہتے ہیں یا یوں سمجھیے کہ شراب پر شربت کا لیبل لگا کر اسے برسرِ عام فروخت کرنا چاہتے ہیں اسی کا نام دجل ہے فریب ہے مکر ہے، کذب ہے۔ یہی ساری عمر مرزا قادیانی کرتا رہا۔ اور یہی اب اس کے پیروکار کر رہے ہیں۔

ہمارا اتنی طویل تمہید باندھنے کا مقصد دراصل ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہونے والے الیکشن تھے جن میں دوسری اقلیتوں کے ساتھ قادیانیوں نے بھی حصہ لیا۔ جن قادیانیوں نے حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) ادریس کیپٹی (ی ایل ۴۸/۴، شمشاد منزل جی علیانہ سٹریٹ جونا مارکیٹ کراچی۔ (۲) انور علی جیون پورہ کلاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔ (۳) بشیر الدین خالد مکان نمبر ۲۸، ایس / ۱۵، مقبول روڈ اچھرہ لاہور۔ (۴) راجہ خالد حمید مکان نمبر ۴۲۸۵ محلہ سیرت گنج گوالمنڈی راولپنڈی۔ (۵) لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ حنیف اختر کوٹ پیرا احمد ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (۶) محمد رفیق بٹ جنڈیالہ روڈ مجاہد نگر شیخوپورہ۔ (۷) محمد شریف مکان نمبر ڈی/۱۲ وارث کالونی وحدت روڈ لاہور۔ (۸) مشتاق احمد نور اللہ کالونی مکان نمبر ۲۸ سٹریٹ نمبر ۲، لاہور۔

ان قادیانیوں کے نام و پتے قادیانیوں کے سرکاری آرگن الفضل ربوہ نے ۱۳ اکتوبر کو شائع کئے تھے اور ساتھ ناظر امور عامہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ!

"تمام متعلقہ ادارہ جات اور افراد اور جماعت احمدیہ مبایعین کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ...... افراد جو قومی اسمبلی میں احمدیوں کیلئے مخصوص کی گئی" اقلیتی نشستوں "پر انتخاب میں بطور امیدوار حصہ لے رہے ہیں ان کا جماعت احمدیہ مبایعین سے کوئی تعلق نہیں ہے"

ہمارا قادیانی جماعت کے سرکردہ حضرات بلکہ تمام قادیانیوں سے سوال ہے کہ!

۱ : اگر قادیانی جماعت جو خود کو جماعت احمدیہ کہلاتی ہے سیاسی جماعت ہے تو پھر مذکورہ بالا حضرات کے اخراج پر کسی اعتراض کی گنجائش ہی نہیں ہے اس لئے کہ سیاسی جماعتوں میں ایسا ہوتا رہتا ہے کہ کسی نے جماعتی نظم و نسق یا دستور کی خلاف ورزی کی اسے اخراج کی سزا دے دی گئی لیکن اگر قادیانی جماعت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اور مرزا قادیانی کے پیش کردہ "آسمانی مذہب" کی داعی ہے تو پھر

۲ : ہم قادیانیوں سے دوسرا سوال یہ کرتے ہیں کہ مذہب کا تعلق (بقول ان کے) دل سے ہے وہ خارج کرنے والوں کی طرح کلمہ بھی پڑھتے ہیں۔ وہ ان کی طرح "اہل قبلہ" بھی ہیں انہوں نے بیعت بھی کی ہوئی ہے تو کیا ان کا ایک "آسمانی مذہب" یا جماعت سے اخراج لا اکراہ فی الدین کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں؟ اگر آتا ہے تو انہیں آسمانی مذہب سے خارج کرنے کا حق ناظر امور عامہ کو کیسے ہو گیا؟

ویسے اگر دیکھی جائے تو قادیانی مذہب کے بنیادی اصولوں بلکہ ارکان میں سے ایک اصول اور رکن یہ بھی ہے کہ وہ جس حکومت میں رہتے ہوں اس حکومت کی اطاعت کریں اور اس ملک کے وفادار رہیں۔ یہ بات شرائط بیعت میں بھی شامل ہے۔ قادیانی مذہب کے بانی مرزا قادیانی کا عمل بھی شاہد ہے کہ اس نے انگریز حکومت کو اولی الامر قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ قادیانیوں کے موجودہ پیشوا مرزا طاہر نے بھی حال ہی میں ایک بیان دیا جس میں اس نے کہا کہ احمدی جس ملک میں بھی ہیں وہ اس ملک کے وفادار ہیں۔ جب ہر حکومت کی اطاعت ان کے ایمان کا بنیادی رکن ہے تو ناظر امور عامہ قادیانی جماعت ربوہ نے مذکورہ بالا حضرات کو جماعت سے خارج کر کے یہ ثابت کر دیا کہ قادیانی مذہب ایسا مذہب ہے جس کی باگ دوڑ خدا کے ہاتھ میں نہیں (اور یقیناً نہیں) بلکہ ناظر امور عامہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ جس کو جس وقت چاہے "مذہب سے خارج کر دے اور جس کو چاہے "مذہب" میں رکھے۔

اگر مذکورہ بالا قادیانی جماعت کے اصول (یعنی ہر حکومت کی اطاعت کی جائے) کو دیکھا جائے تو خارج کیے جانے والوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے اس اصول پر عمل کیا جس کی سزا اخراج کی صورت میں دی گئی اور جس شخص یا جن لوگوں نے اخراج کیا انہوں نے اس اصول کو توڑ دیا جس کی وجہ سے وہ خود مرزا قادیانی، مرزا طاہر اور جماعت کے ایک بنیادی اصول سے منحرف ہو کر جماعت یا دوسرے لفظوں میں "آسمانی مذہب" سے خود خارج ہو گئے اب وہ قادیانی (یا بقول خود) احمدی نہیں ہے اور جب قادیانی نہیں رہے تو ایسے میں ان کے لیے صحیح راستہ یہی ہے کہ وہ اہل اسلام میں داخل ہو کر اسلامی برادری کا رکن بن جائیں جس پر چل کر وہ دنیا میں بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

# خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک انسانیت کا سب سے بڑا سرمایہ ہے

## اس ہنگامۂ دار و گیر میں کہیں اُمید کی کرن نظر آتی ہے تو وہ سید کائنات کا لایا ہوا دین اور آپؐ کی تعلیم مبارک ہیں

ابتدائے آفرینش سے ہی خالق کائنات نے اس بے مہار انسان کی اصلاح و فلاح کے لیے افراد مبعوث فرمائے ہیں جن کی تکمیل ذات برکات احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہوئی۔ آپؐ کی ذات جملہ اوصاف موصوف تھی خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک انسانیت کا سب سے بڑا اور قیمتی سرمایہ ہے چنانچہ جہاں رب ذوالجلال نے اپنی ذات کے لیے رب العلمین کا لفظ کہا وہیں آپؐ کے لیے رحمت اللعالمین فرمایا۔

انہی وجوہ کی بنا پر امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا "سارا فلسفہ چھوڑ کر صرف سیرت نبویؐ کے مطالعے اور تعلیمات نبویؐ پر غور و تدبر کو اپنے اوپر لازم کر لو، اذعان و یقین و ایمان کی تمام بیماریوں کے لیے یہی نسخہ شفا ہے" کیونکہ آپ کی تعلیمات میں ایسا فلسفہ زندگی ہے جو بیک وقت انسان کی روحانی اور مادی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس کی بدولت فرقہ پرستی، علاقائی عصبیت، تفرقہ بازی، رنگ و نسل کا تفاوت، لسان و زبان کا امتیاز سب کچھ ختم ہو جاتا ہے آپ کی تعلیمات درحقیقت تمام بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا پیغام ہے چنانچہ ہم بلا تردد و تفکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کی جملہ صلاحیتوں اور قابلیتوں کے کمال کا مظہر اتم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

یہ سچ ہے دور حاضر کا انسان تراشیدہ نظریوں کی گرفت میں پھنسا ہوا ہے۔ ایک طرف اشتراکیت ہے اور دوسری طرف سرمایہ داری۔ نظام اشتراکیت نے انسان سے اس کی متاع آزادی چھین لی، سرمایہ داری نے اسے عیاش اور پست بنا دیا ہے۔ اب مفکرین عالم ایک ایسے نظریے کی تلاش میں ہیں جو ایک طرف انسان کی بنیادی ضروریات فراہم کرے اور دوسری طرف اسے معنوی و روحانی منزلوں کی راہ دکھائے لیکن یہ سب چیزیں تو صدیوں پہلے تعلیمات نبویؐ نے فراہم کیں۔ ان تعلیمات نے دنیا کو بہت کچھ دیا۔ انسانی زندگی کو تحفظ، ناموس کو حرمت، اقتدار کو تقدس بخشا، سیاست کو خدمت کا مترادف بنا دیا۔ رنگ و نسب کے امتیاز کو ختم کیا، بوریہ نشین حکمران رہے، غریبوں کو امیروں کی کمائی میں شامل کیا گیا۔ مادہ اور روح، دین و دنیا کو ایک ہی حقیقت بنایا۔ تمام جبلی خواہشات پر قدغن عائد کی۔ تعلیمات نبویؐ نے روح اور مادہ کے مابین کشمکش کا خاتمہ کیا بلکہ ایسی تعلیمات دیں جنہوں نے دونوں کے درمیان محاذ آرائی کو ختم کر کے انہیں آپس میں ہم آہنگ کر دیا۔ نظام سرمایہ داری انسان کی محنت اور عرق ریزی کو کوڑی وقعت نہیں دیتا، تو اشتراکیت انسان کی حریت ضمیر اور آزادی فکر کو برداشت نہیں کرتی لیکن تعلیمات نبویؐ کا دامن ان سے یکسر منزہ ہے۔ روس میں اشتراکی نظام انقلاب برپا ہوئے نصف صدی سے بھی زیادہ گزر گیا ہے، انفرادی ملکیت کو ختم کرنے کے شعبے ہی پاش پاش ہو گئے۔ مگر انسانی فطرت کو مسخ کرنے یا بدلنے میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

تعلیمات نبویؐ میں ہر آزادی کی ضمانت و تحفظ ہے انسان کی حریت اور دل پر اس وقت تک کوئی پابندی اور قدغن نہیں جب تک اسلام کی وضع کردہ حدود کو پامال نہ کیا جائے۔ لہٰذا یہی وہ پاکیزہ تعلیمات تھیں جنہوں نے اقوام عالم کی کایا پلٹ دی، اکھڑ کو رحمت نظیر بنایا افراد کو اجل جلیل بنایا۔

پانچویں صدی عیسوی کا نصف اول پوری دنیا کے زوال کا زمانہ ہے کرۂ ارض پر ہر طرف پھیلی ظلمات قانون فطرت کی ترجمانی کر رہی تھیں کہ طلوع سحر ہو۔ ایسے میں خدائے بزرگ و برتر نے ایسے شخص کو مبعوث بنایا جس کی تعلیمات سے کرۂ ارض کی ظلمات چھٹ گئیں، گمراہی اور جہالت کے پردے چاک ہو گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ انتہائی قلیل مدت میں اُجڈ بدوؤں کو قافلہ سالار انسانیت بنایا، علم سے تہی دامن افراد کو موجودہ دنیا کے فلاسفروں کا استاد بنایا۔ آپ کی تعلیمات خلق نے نوح علیہ السلام کے جوش تبلیغ، ابراہیم علیہ السلام کی حنیفیت اور ولولۂ توحید، اسماعیل کی فدویت، ایوب کا صبر و استقلال، یعقوب کی رضا، یوسف کا تدبر و حلم، داؤد کا ذوق عبادت و شجاعت، یحییٰ کی پاکبازی، لوط کی غیرت و حمیت، عیسیٰ کا زہد سب کو ارتقائے انسانیت کی ناگزیر ضرورت اور تکمیل بشریت کہا۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

# عقیدہ و تہذیب کی عالمی وحدت

از: حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

## بے مثال عالمی وحدت

وہ عالمی وحدت جس کی وسعت گہرائی اور پائداری کی مثال تاریخ نے انسانی تہذیبوں اور معاشروں میں نہیں دیکھی۔ وہ وحدت عقیدہ کی بنیاد پر قائم تھی اور اب بھی قائم ہے اور وہ عقیدہ توحید، نبوت محمدی ختم نبوت کے ساتھ (علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام) اور حیات بعد الموت پر ایمان کا نام ہے جس میں نظام کائنات اور قدرت الٰہی کے مشاہدہ اور توجیہ میں یکسانیت پائی جاتی ہے اور اشیاء کی ماہیت اور ان کی قدر و قیمت، اللہ پر ایمان، مقصد تخلیق و تکوین اور اس زندگی کی بے ثباتی اور ان اقدار پر یقین سے متعین ہوتی ہے جو اسلام نے قائم کیے ہیں اور جنہیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کی زندگی اور صدر اول کے مسلمانوں نے اپنی استطاعت و صلاحیت کے اس فرق کے ساتھ (جو زمان، ماحول، تربیت اور خارجی اثرات کا فطری نتیجہ ہے) پیش کیا ہے لیکن وہ وحدت تمام اسلامی معاشروں میں اور اسلام کے ظہور کے بعد تمام زمانوں میں قدر مشترک رہی ہے اور ایک امت اور ایک مذہب کے متبعین کے درمیان تمام مشترک عناصر (COMMON FACTORS) سے زیادہ واضح، زیادہ نمایاں اور زیادہ گہرائی رکھتی ہے۔

اس کے بعد اسلام کی تہذیبی وحدت ہے جو ..... بڑی حد تک ... احکام شرعیہ اور اخلاقی تعلیمات کی بنیاد پر (معیاروں اور ان پر عمل کی نوعیت کے اختلاف کے باوجود) قائم ہے، اس اختلاف سے صرف نظر نہیں جو اسلام لانے والی قوموں، ملکوں، زبانوں اور حکومتوں کے اختلاف کا نتیجہ ہے، مگر یہ تہذیب اسلام کی مخصوص چھاپ رکھتی ہے اور عقیدہ میں توحید، معاشرت میں احترام انسانیت اور مساوات اور اخلاق اور طرز عمل کے معاملہ میں (دوسری تہذیبوں کے مقابلہ میں) شرم، عفت اور حیا و تواضع رکھتی ہے۔ اسی طرح عمل کے میدان میں بھی آخرت اور اللہ کے لیے جہاد، میدان جنگ میں (دوسری معاصر مادی تہذیبوں کے بالمقابل) رحمت و مروت اور انفرادی خانگی زندگی میں "طہارت" کی ممتاز علامت رکھتی ہے اور جو اس نظافت و صفائی سے بلند تر اور الگ حقیقت ہے جو ترقی یافتہ اور صالح تہذیبوں میں مشترک ہے۔ اسی طرح جانوروں اور پرندوں کے گوشت کو پاک کرنے کے لیے وہ ذبح و قربانی کا طریقہ اپناتی ہے۔

## وحدت کی ممتاز علامتیں

مختلف ملکوں کے مسلمانوں کے نام ان کے دور دراز فاصلوں پر واقع ہونے اور لسانی و تہذیبی اختلافات کے باوجود اور اپنی بے نیازی اور اکثر عربی اور انبیاء و صحابہ و اہل بیت اور سلف صالحین کے ناموں سے ماخوذ ہوتے ہیں اور ان میں عقیدۂ توحید اور خدا کے لیے تعبد و عبدیت کا اظہار ہوتا ہے اور عقیدہ و محبت کی علامت کے طور پر "محمد و احمد" بکثرت رکھے جاتے ہیں۔

باہمی ملاقات پر السلام علیکم کہنے کا بھی عام رواج ہے بہت سے قرآنی الفاظ اور آیات الحمد للہ، ماشاء اللہ، ان شاء اللہ، انا للہ وانا الیہ راجعون، اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مختلف مواقع اور ضرورتوں پر ورد زبان رہتی ہیں۔

یہ دینی و تہذیبی وحدت، فرائض و واجبات، مذہبی شعائر، اجتماعی تقریبات کے موقع پر زیادہ ابھر کر سامنے آتی ہے چنانچہ پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر مختلف ملکوں کے اوقات کو سامنے رکھتے ہوئے، متعین رکعتوں کے ساتھ زیادہ تر مسجدوں میں ادا کی جاتی ہیں، اور ان میں کوئی بھی اور کہیں کا رہنے والا اور کوئی زبان بولنے والا مسلمان شریک ہو سکتا ہے۔ اور بغیر کسی مقامی تعلیم و رہنمائی کی مدد کے مسلمانوں کے طلب پر امامت بھی کر سکتا ہے۔ قرآن مجید وہ تنہا آسمانی کتاب ہے۔ جو تمام ملکوں اور زمانوں میں تجوید و ترتیل سے پڑھی اور حفظ کی جاتی رہی ہے۔

اسی طرح اذان تمام مسجدوں سے یکساں الفاظ میں دی جاتی ہے۔ ماہ رمضان تمام عالم اسلام (موسموں کے اختلاف کے باوجود) روزوں کا مہینہ ہے۔ مسلمان دو عیدیں (عید الفطر و عید الاضحیٰ) مناتے ہیں اور اللہ کے شکرانے کے طور پر دوگانہ ادا کرتے ہیں اور اس کے بعد خطبہ میں اپنے فرق مراتب کے باوجود سبھی مسلمان شریک ہوتے ہیں، اسی طرح حج کے سب لوگ دور دراز مقامات سے مکہ معظمہ کا قصد کرتے ہیں اور یہ سب اسلام کی طویل تاریخ میں بغیر انقطاع اور سیاسی انقلابات اور اجتماعی و اقتصادی تغیرات کے باوجود ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایسی وحدت کا نمونہ پیش کرتا ہے جس کی اقوام و ملل اور مختلف معاشروں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

## مغربی فضلاء کے بیانات

اس منفرد وحدت کو متعدد مغربی فضلاء اور اصحاب فکر و اہل قلم نے محسوس کیا اور اسے سراہا ہے۔ ہم یہاں صرف چند شہادتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

ہملٹن گب لکھتا ہے۔

"اسلام ایک تصور ہے جو ایک مربوط لیکن مختلف سیاسی معاشرتی اور مذہبی اجتماعیت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے اور اس نے مختلف خطوں اور ادوار میں، مقامی، جغرافیائی، سماجی اور سیاسی قوتوں سے اثر پذیر ہو کر مختلف خصوصیات کا اظہار کیا ہے، مثال کے طور پر شمالی مغربی افریقہ اور عہد وسطیٰ کے اسپین کا مغربی ایشیا میں اسلام کے مرکز سے گہرا تعلق تھا۔ ان کی تہذیب اسی مرکزی تہذیب کی ایک شاخ تھی، لیکن انھوں نے کئی امتیازی خصوصیات پیدا کیں جنھوں نے مغربی ایشیا پر بھی اثر ڈالا۔ دوسرے بڑے اور خود کفیل خطوں مثلاً تحتی برعظیم ہند، انڈونیشیا اور جنوبی روس کے شہرانی علاقوں سے لے کر چین کی سرحدوں تک

متوازی عوامل نے اسی طرح امتیازی خصوصیات پیدا کیں لیکن ان سب عناصر میں سے ہر ایک نے آسانی سے قابل شناخت اسلامی رنگ برقرار رکھا۔

## ولفرڈ کانٹویل اسمتھ لکھتا ہے

"مسلمانوں کی کامیابی اُن کے مذہب کی داخلی کامیابی ہے۔ وہ صرف میدان جنگ میں فاتح نہیں ہوئے اور انھوں نے زندگی کے مختلف شعبوں پر ہی اثر نہیں ڈالا بلکہ مقابلۃً مختصر عرصہ میں انھوں نے زندگی کو ایک ایسی مجموعی شکل دینے میں کامیابی حاصل کی جسے تمدن کہتے ہیں۔ اسلامی تہذیب کی تشکیل میں مختلف عوامل جیسے عرب، یونان، شرق اوسط کی سامی تہذیب، ساسانی ایران اور ہندوستانی عناصر نے حصہ لیا مسلمانوں کا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے ان سب عناصر کو ایک ہم جنس طریقۂ زندگی میں متحد کردیا اور اُسے مزید ترقی دی، یہ اسلام تھا جس نے اس کی تکمیل کی اور اسے باقی رکھنے کی قوت فراہم کی۔ زندگی کے ہر رُخ کو اس نے اسلامی شکل دی۔ خواہ اس کے ترکیبی عناصر کی ماہیت کچھ بھی رہی ہو۔

اسلامی طرز زندگی نے معاشرہ کو وحدت و قوت عطا کی، متحد رکھنے والی اس قوت میں مذہبی قانون کو مرکزی مقام حاصل تھا جس نے اپنے طاقت ور دائرۂ متعین ڈھانچے کے ذریعہ رسوم و عبادات سے لے کر ملکیت تک ہر چیز کو منضبط کر دیا۔ شرعی قانون نے اسلامی معاشرہ کو قرطبہ سے ملتان تک وحدت عطا کی۔ اس نے مسلم افراد کو بھی وحدت عطا کی اور اس کی زندگی کے سبھی اعمال کو ملکوتی رنگ دے کر بامعنی بنا دیا۔ معاشرہ کو تسلسل دے کر اس نے زمانہ کو بھی وحدت بخشی، سلاطین کا سلسلہ آتا اور جاتا رہا لیکن ان کی حیثیت ربانی احکام کے مطابق کرۂ ارضی پر عمرانی زندگی کی تشکیل کی مسلسل کوشش میں مضمر رہی۔"

## اسلامی تہذیب کا ضمیر و خمیر

اسلامی تہذیب ایسی تہذیب ہے جس کا ضمیر و خمیر اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی اور اس کا یقین و ایمان ہے۔ وہ خدائی رنگ (صبغۃ اللہ) میں رنگی ہوئی ہے اور ایمان و اذعان کی بنیادوں پر قائم ہے اس لیے اس کو دینی رنگ اور ربانی آہنگ اور ایمانی روح سے الگ کرنا ممکن نہیں اور اس پر جب بھی قومی عصبیت، جاہلی حمیت، نسلی کشمکش، مادی ہوس، اخلاقی زوال، یا معاشرتی انارکی طاری ہوئی ہے تو وہ عارضی طور پر یا خارجی اثرات یا اس ماحول و معاشرہ کی دین رہی ہے جس سے کوئی اسلامی عنصر نکلا ہے، یا اس میں اسلامی ثقافت سے عدم تاثر و استفادہ اور قرآن کریم اور حدیث نبوی، اور اسلام کے اولین و اساسی مصادر سے عدم اشتغال کو دخل رہا ہے۔

## تاریخ اسلام میں اصلاحی و تجدیدی عمل کی کامیابی کا راز

اسی لیے مسلم اقوام و ممالک کی تاریخ میں اصلاح و تجدید فساد و بدعات اور جاہلی اثرات کے خلاف جہد و جہاد کا ایسا تسلسل رہا ہے جس کی غیر اسلامی اقوام و مذاہب میں کوئی مثال نہیں ملتی، اسی طرح ان مبارک کوششوں کو ایسی کامیابی بھی ملی جو دوسری اقوام و مذاہب کی تاریخ میں ناپید ہے اور ایسا اس لیے ممکن ہو سکا کہ یہ کوششیں اس اُمت کے جوہر ذاتی، اس کی روح اور اس کے ذہن و نفسیات سے مطابقت رکھتی تھیں اور وہ انہیں اصول و مبادی سے عبارت تھیں جن پر اس اُمت کا وجود قائم تھا اور جہاں سے اس کا تاریخی سفر شروع ہوا تھا۔

## انسانی تمدن کو متحرک کرنے کا عمل جاری رہنا چاہیے

اسلام کی تہذیبی عطا اور انسانی تہذیب پر اس کے احسانات کی شرح اور قافلۂ انسانیت کو زوال و خودکشی سے بچانے اور اسے فروغ و ترقی عطا کرنے کے سلسلہ میں اسلام کی عظیم خدمات کے ذکر کے بعد ایک ابدی و تاریخی حقیقت کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ انسانی تہذیب میں تاثیری عمل اور اس کا وقتاً فوقتاً از سر نو جائزہ لیتے رہنے اور اسے "قدیم صالح" و "جدید نافع" کا امتزاج عطا کرنے اور اسے تخریبی و مہلک عناصر اور فاسد و مفسد رجحانات سے بچانے کا عمل مستقل اور مسلسل طور پر انجام دیا جانا چاہیے۔

دوسری علمی و تاریخی حقیقت یہ ہے کہ اُمت اسلامیہ انسانی تہذیب پر اس حالت میں اثر انداز نہیں ہو سکتی کہ وہ خود دوسری تہذیبوں کے دسترخوان کی ریزہ چیں ہو اور ان کے سرچشمے سے سیراب ہو رہی ہو اور ان کے اثرات میں گلے گلے ڈوبی ہوئی ہو، وہ اس صورت حال میں تو اوروں کو متوجہ بھی نہیں کر سکتی۔ چہ جائیکہ وہ دوسری قوموں کو اپنی تقلید پر آمادہ کر سکے۔ اب اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ پوری طرح اس بات پر ایمان رکھتی ہو کہ اس کی تہذیب و ثقافت مستقل بالذات ہے اور ربانی و انسانی خصوصیات رکھتی ہے۔ ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے مناسب و مفید ہے، مضبوط بنیادوں پر قائم اور کتاب و سنت سے ماخوذ اور ربانی ہدایات اور نبوی تعلیمات پر مبنی ہے اور اس میں عفت و طہارت کا ایک خاص تصور ہے کیونکہ اس کی "طہارت" صرف "نظافت" کے مرادف نہیں اور نہ اس کے یہاں "عفت" کا مفہوم اخلاقی غلطیوں سے اجتناب تک محدود ہے بلکہ اس کے وسیع معانی اور دور رس اور ہمہ گیر مفاہیم ہیں۔ اسلامی زندگی مغربی تہذیب سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی جس کا نشوونما مخصوص تاریخی عوامل کے زیر اثر اور ایسے ماحول میں ہوا ہے جس پر مادیت کا غلبہ تھا اور ایک طویل مدت تک اس پر مذہب دشمنی اور اخلاق و صالح اقدار سے بغاوت کی حکمرانی رہی جیسا کہ اس تہذیب اور اس کی تاریخ کے ایک بڑے واقف کار (ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ) کا کہنا ہے۔

کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف

تمدنی سہولتوں اور نئی مصنوعات کی ایجادات اور سائنس کی معلومات اور اسلامی تہذیب کے جلال و جمال، سادگی

باقی صفحہ پر

# اِسلام کا فوجی نظام

از: قطب زمان حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

## استفتاء

جس طرح دنیا کی زندہ قومیں اپنے حفظ و بقار کی خاطر تیر و تفنگ سے مسلح رہنا ضروری خیال کرتی ہے۔ کیا اسلام بھی اپنے تابعداروں کو اغیار کی تورد و برد سے بچانے کی خاطر کیل کانٹے سے لیس رہنے کا حکم دیتا ہے یا نہیں؟۔

## الجواب

اسلام اپنے تابعداروں کو ہر شعبۂ زندگی کی بہترین تعلیم دیتا ہے۔ اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی غرضیکہ ہر ایک چیز کا اسلام بہترین معلم ہے لہٰذا ناممکن ہے کہ اسلام اپنے متبعین کو ایسی تعلیم سے محروم رکھے جس کے بغیر کوئی دنیا میں زندہ رہ ہی نہیں سکتی اور نہ ہی اپنے وقار اور واجب التعظیم چیزوں کی حفاظت کر سکتی ہے اس مختصر سی تحریر میں قرآن حکیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں فوجی تعلیم کا مسئلہ پیش کیا جائے گا۔

### (۱) فوجی تعلیم کے متعلق قرآن پاک کے ارشادات

### ہر مسلمان کو اپنی حفاظت کا سامان تیار رکھنا ضروری ہے۔

**ترجمہ:** اور اپنے دشمنوں کے شر سے بچنے کیلئے جتنی قوت جمع کر سکو۔ تیار رکھو اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے۔ اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔ (انفال)

### لفظ قوۃ کی تفسیر

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:۔ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی۔

**ترجمہ:** خبردار قوت سے مراد رمی یعنی وہ چیز ہے جسے دور پھینک کر دشمن کو مغلوب کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ حضور انورؐ کے زمانہ میں دور سے پھینک کر صرف تیروں سے لڑائی ہوتی تھی۔ اس لیے لوگوں نے رمی کی تیر اندازی سے تفسیر فرمائی۔ ورنہ اصل مقصد یہ ہے کہ وہ آلات جنگ تیار رکھے جائیں جو لڑائی میں دشمن کو مغلوب کرنے میں کام آسکیں۔

### (۲) ہر مسلمان کا فرض ہے حق باطل کے مقابلہ اور دشمن سے جنگ کیلئے بلایا جائے تو فوراً حاضر ہو۔

**قولہ تعالیٰ:** یاایھا الذین اٰمنوا ما لکم تا کُلِّ شیءٍ قدیر۔ (سورۃ توبہ رکوع ۶)

**ترجمہ:** اے ایمان والو! تم کو کیا ہوا۔ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں تو گرے جاتے ہو زمین پر کیا خوش ہو گئے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہیں نفع اٹھانا دنیا کی زندگی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر بہت تھوڑا اگر تم نہ نکلو گے تو دے گا تم کو عذاب دردناک اور بدلے میں لا دے گا۔ اور لوگوں تمہارے سوا اور کچھ نہ بگاڑ سکو گے تم اس کا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

### (۳) ہر مسلمان حصول رضا الٰہی اور دشمن کو شکست دینے کیلئے جان اور مال دونوں چیزیں خرچ کرے۔

**قولہ تعالیٰ:** انفروا خفافاً تا ... ان کنتم تعلمون۔ (سورۃ توبہ رکوع ۶)

**ترجمہ:** نکلو ہلکے اور بوجھل اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی کوشش کرو۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے۔

### (۴) ضرورت کے وقت جان اور مال دینے سے جی چرانا علامت نفاق ہے۔

**قولہ تعالیٰ:** لا یستأذنک الذین تا ... یتردّدون۔ (سورۃ توبہ رکوع ۷)

**ترجمہ:** نہیں رخصت مانگتے (بوقت ضرورت) تجھ سے وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال و جان اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں۔ تجھ سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور شک میں پڑے ہیں دل ان کے سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹک رہے ہیں۔

**قولہ تعالیٰ:** انما المؤمنون الذین تا ... ھم الصادقون۔ (سورۃ حجرات رکوع ۲)

**ترجمہ:** ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر شبہ نہ لائے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں سچے۔

### (۵) مسلمان محض اپنے مالک کی رضا کے لیے جان و مال دیتا ہے یہ دونوں چیزیں اب اسکی نہیں رہی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خرید لی ہیں لہٰذا اب اس کو ان کے بچانے اور مالک کی راہ میں خرچ نہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

**قولہ تعالیٰ:** ان اللہ اشتریٰ تا ... ھو الفوز العظیم۔ (سورۃ توبہ رکوع ۱۴)

**ترجمہ:** بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے مال اور جانیں بہشت کے عوض میں خرید لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی کریں گے پھر یہ لوگ کفار کو بھی قتل کریں گے اور قتل بھی کیے جائیں گے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے تورات، انجیل اور قرآن میں بھی کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا ایفاء کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ سو خوشیاں کرو، اس معاملہ پر جو تم نے کیا ہے۔ اس سے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

### (۶) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو بجز اجازت شرعی قتل کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت اور دوزخ کا مستحق ہوگا!

**قولہ تعالیٰ:** ومن یقتل مومناً تا ...... عذاباً عظیماً۔ (سورۃ نساء رکوع نمبر ۱۳)

**ترجمہ:** اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اس

کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے گا۔ اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

# احادیث نبویہ متعلقہ جہاد

## (۱) دارالاسلام اور ملت اسلامیہ کی حفاظت سے جی چرانا علامت نفاق ہے۔

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص بغیر غزوہ (جنگ دشمنان اسلام بصورت وقوع) اور بغیر ارادہ جنگ دشمن (بصورت عدم وقوع) مر گیا تو وہ ایک قسم کے نفاق کی حالت میں مرا۔ (مسلم)

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (یعنی مرا) اور اس (کے اعمال) میں جہاد کا کوئی اثر نہ پایا گیا۔ تو اس کے ایمان میں نقص ہوگا۔

(ترمذی)

## (۲) ملت اسلامیہ کی حفاظت کیلئے تیاری کی ترغیب

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد وغیرہ) گھوڑا باندھ رکھا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرنے کے خیال سے پس تحقیق اس کا کھانا اور پانی اور لید اور پیشاب اس پالنے والے کے ترازو (اعمال صالحہ) میں قیامت کے دن شمار کیے جائیں گے۔

(بخاری)

## (۳) اسلامی نقطۂ نگاہ میں فوجی کی عزت

ترجمہ:- سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دن کا پچھلا یا پہلا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی دشمنوں سے جنگ وغیرہ میں) خرچ کرنا ساری دنیا اور جو چیز اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری)

# فقہائے عظام کے ہاں!

## ملکی وملی حفاظت کی فوجی خدمت کیلئے

## تیاری ہر مسلمان پر فرض ہے

جہاد فرض کفایہ ہے جو چیز کسی دوسری غرض سے لازم کی جائے تو یہ فرض کفایہ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ بعض کے ادا کرنے سے مقصد حاصل ہو جائے۔ ورنہ فرض عین ہوگی۔

(درمختار)

جہاد فرض کفایہ ہے۔ رد المنتقی والے نے کہا ہے کہ صحیح یہ مذہب ہے کہ جہاد کو نفلی عبادت ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا امام پر واجب ہے کہ سال میں ایک یا دو مرتبہ دشمنان اسلام پر لشکر بھیجے اور رعایا پر اس کی مدد لازم ہے۔ ہاں اگر خراج لے کر دشمنوں سے صلح کرے تو پھر لشکر کشی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگر امام دارالحرب پر لشکر کشی نہیں کرے گا۔ تو سارا گناہ اس پر ہوگا۔ (ردالمختار)

## الحاصل

قرآن پاک کی آیات بینات احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور تصریحات فقہائے عظام سے صاف طور پر واضح ہو چکا ہے کہ ہر مسلمان (بشرطیکہ جسمانی نقائص کی وجہ سے معذور نہ ہو) کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان دینے کیلئے ہر وقت تیار رہے جب کبھی ضرورت پیش آئے تو کبھی جی نہ چرائے۔ ہوس ملک گیری کیلئے میدان جنگ میں نہ جائے بلکہ مالک حقیقی عز اسمہ وجل مجدہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے جائے۔ گویا کہ ہر مسلمان فوج الٰہی کا ریزرو (مخصوص) سپاہی ہے۔

## مسلمانان پاکستان کا فرض

برادران اسلام: جس طرح قرآن پاک میں دوسرے فرائض کیلئے امر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً:۔

| عربی | ترجمہ |
|---|---|
| اقیموا الصلوٰۃ | نماز پڑھو۔ |
| اٰتوا الزکوٰۃ | زکوٰۃ دو۔ |

بعینہٖ اس طرح اسلام کی حفاظت کے لیے امر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ

ترجمہ:- جہاں تک ممکن ہو سکے اعداء اسلام کے مقابلہ کے لیے آلات جنگ اور ان کا علم اور مشق تیار رکھو۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ کی طرح اپنی حفاظت کا سامان بھی تیار رکھو۔

## مشورہ

میں ہرگز نہیں کہوں گا کہ جس ہتھیار کا رکھنا قانوناً جرم ہے وہ رکھا جائے اور اس کی مشق کی جائے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جو چیز قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر مسلمان رکھ یا کر سکتا ہے وہ ضرور رکھے اور کرے۔ مثلاً جن مسلمانوں کو قانوناً بندوق رکھنے اور چلانے کی اجازت ہے وہ بندوق رکھیں جو تلوار رکھ سکتے ہیں وہ تلوار رکھیں اور ان ہتھیاروں کا استعمال سیکھیں اور جنہیں ان چیزوں کے رکھنے کی قانوناً ممانعت ہے وہ کوشش کریں کہ قانون ان کی شرعی ضرورت کو پورا کرے۔

## پروانۂ امن

ہر قوم کیلئے ہتھیار پروانۂ امن ہے۔ جس قدر کوئی قوم کیل کانٹے سے لیس ہوگی اسی قدر اس کا رعب ہوگا اور وہ دیگر قوموں کی غاصبانہ نگاہوں سے محفوظ اور ان کی دستبرد سے مامون رہے گی۔

## تصحیح

جلد ۹ شمارہ نمبر ۲۶ صفحہ ۹ کی عبارت کو اس طرح سے پڑھا جائے

منکرین حدیث پورے اسلامی اور اسلام کے سارے شریعت کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید حدیث وسنت، وحی الٰہی، معجزات و شعائر نماز روزہ حج زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کے سلسلے میں اس جماعت کے خیالات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ وہ اپنے خود ساختہ نظریات کے مطابق دین اسلام کی ازسر نو تشکیل و تدوین کرنا چاہتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام پر انہیں قطعاً اعتماد نہیں۔ صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعین ائمہ محدثین اور فقہاء کے متعلق ان کے دلوں میں حسن ظن کا شائبہ تک نہیں۔

ان کی جوری اور جرأت پر سینہ زوری کا یہ عالم ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت تو ان کے نزدیک حجت نہیں صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کی روایت اور ان کا فہم و فراست تو ان منکرین حدیث کے نزدیک قابل اعتماد نہیں مگر ان کے اپنے آوارہ دماغوں کے ڈھکوسلے اور ان کے بیمار فاسد ذہنوں کے پُرخیالات عین دین اور قرآن مجید کے صحیح ترجمان ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں منکرین حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے آمین

نوٹ:- اس مضمون میں ،معارف القرآن،۔۔۔

۔۔۔ کی تفسیر معارف القرآن ہے

## عالمِ اسلام

# الجزائر تاریخ کے اک نئے موڑ پر

### شیخ بن حاج نے اعلان کیا کہ ہماری فتح جمہوریت کی نہیں بلکہ اسلام کی کامیابی ہے

۱۳ جون ۱۹۹۰ء کو افریقہ کے ایک عرب ملک الجزائر میں مغرب اور مغرب کے پروردہ خواص کی خواہشات کے برخلاف وہاں کے عوام نے اپنی دلی خواہشات کا اظہار اچھوتے انداز میں کیا ہے مسلم عوام ابھی تک اپنی دلی آرزوؤں کا اظہار اپنے ہی خون میں نہا کر کرتے ہیں فلسطین کے مسلمان مشرق وسطیٰ کی سب سے معروف جمہوریت اسرائیل کے ہاتھوں تاجکستان آذربائیجان کے مسلمان اشتراکیت کے مصائب کا آخری اور واحد حل پیش کرنے والوں کے ہاتھوں اپنی دلی خواہشات کے اظہار کے لئے اپنے ہی خون میں نہاتے رہے ہیں۔

الجزائر میں ایک خوشگوار تبدیلی آئی ہے اس کا ذکر لندن کے روزنامہ گارڈین نے اپنی ۴ جون کی اشاعت میں اس طرح کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

انتخابات اچھی چیز ہیں۔ بنیاد پرستی بری چیز ہے اگر بنیاد پرست انتخابات جیت جائیں تو پھر ہم کیا تجویز کریں؟ بہرحال بنیاد پرستی کی یہ حد جو ابھی تک صرف سوڈان اور الجزائر میں قانونی قرار دی گئی ہے۔ درحقیقت وہ مستند اور معتبر پکار ہے جو اقتصادی عزائم اور سیاسی خلاء کے گھٹن کے خلاف سنائی دے رہی ہے۔ یہ بحران اور یہ خلاء سارے ہمسایہ ممالک میں مشترک ہے۔

پچھلے دنوں الجزائر میں بلدیہ اور صوبائی انتخابات کا جو نتیجہ سامنے آیا جس سے اسلام پسندوں کے سوا سب ہی خائف نظر آتے ہیں یعنی کہ نجات اسلامی (ایف آئی ایس) واضح اکثریت سے کامیاب ہوئی، یہ پارٹی مسلم دنیا میں فعال سیاسی قوت نمودار ہوئی ہے۔ اور الجزائر کی آزادی کے وقت سے یعنی ۲۸ سال سے برسر اقتدار سیاسی جماعت (ایف ایل این) کے لئے بڑا چیلنج ثابت ہوئی ہے۔ نجات پارٹی کو صرف پچھلے سال قانونی جواز حاصل ہوا ہے اور اس قلیل مدت میں اس کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ اس نے بلدیہ نشستیں نصف سے زیادہ جیت لیں اور صوبائی اسمبلیوں میں دو تہائی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ صدر شاذلی بن جدید اگر ایک طرف نجات پارٹی کامیابی سے پریشان تھے تو اس سے کہیں زیادہ اپنی ایف ایل این پارٹی کی گھٹیا کارکردگی سے بے چین تھے ایف ایل این ۲۸ سال سے ملکی بساط پر حاوی ہے مگر اس دفعہ یک تہائی کونسلیں اور ۴۰ فیصد صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں حاصل کر پائی۔ صدر کے لئے بس یہ بات قابل اطمینان تھی کہ انتخابات امن و امان سے گزر گئے۔

ایف آئی ایس کے قائد ڈاکٹر عباسی مدنی نے اپنی طبعی انکساری کے تحت کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اس کامیابی کو کسی دوسرے سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر مدنی فلسفہ کے استاد اور جدوجہد آزادی کے بے لوث کارکن ہیں انہوں نے اپنے سیاسی حریفوں اور اپنے سابقہ آقا فرانس دونوں کی تشویش کو ختم کرنے کے لئے اس خواہش کا اظہار کیا وہ فرانس سے اچھے تعلقات رکھیں گے اگر دعوت دی جائے گی تو فرانس کا دورہ بھی کریں گے مگر الجزائر کے اسلام پسندوں کے حقیقی خیالات کا اظہار ڈاکٹر مدنی کے مقابلہ میں کم عمر اور زیادہ بے باک دست راست شیخ علی بن حاج نے غالباً واضح الفاظ میں کیا ہے ان کے نماز جمعہ کے خطبات ہزاروں مسلمانوں کو ان کا گرویدہ کئے ہوئے ہیں۔ لاتعداد مرد اور خواتین جامع مسجد عبدالحمید بن بادیس میں ان کو سننے جمع ہوتے ہیں جمعہ ۱۵ جون کو شیخ علی بن حاج نے الجزائر میں واضح الفاظ میں اعلان کیا یہ ہماری یہ جزوی فتح جمہوریت کی نہیں بلکہ اسلام کی کامیابی ہے انہوں نے اصرار کیا کہ "الجزائر کے مسلمانوں کو حقیقی خوشی اس وقت میسر ہوگی جب فلسطین آزاد ہوگا دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا ہدف الجزائر کے بلدیہ اور صوبوں پر علمداری قائم کرنا نہیں بلکہ خلافت کا قیام اور امت مسلمہ اور کتاب اللہ کے احکامات کے مطابق عمل کرنا ہے۔

بنیاد پرستی کے مخالفین کا خیال ہے کہ بنیاد پرستی کا قیام افریقی سوشلزم کے خلاف ووٹ نہیں ہے یہ ایک ایسے سسٹم کے خلاف ووٹ ہے جس کو مسلم دنیا کے ہر حصے میں عوام کی آرزوؤں اور تمناؤں کو خواہ وہ مادی ہوں یا نظریاتی، پورا کرنے کی ذمہ داری قبول کر لینی چاہیے۔

الجزائر میں تحریک اسلامی کی اس کامیابی نے دور دور تک ارتعاش پیدا کیا ہوا ہے۔ اس نے سارے مشرق وسطیٰ اور مسلم دنیا کے دوسرے حصوں اور خود مغربی ممالک کے مراکز میں سراسیمگی پھیلا رکھی ہے۔ سب سے زیادہ ہیجان مراکش اور تیونس میں پیدا ہوا ہے ان دونوں ملکوں کے بارے میں روزنامہ گارڈین نے لکھا ہے کہ تیونس میں ایک بنیاد پرست جماعت کو قانونی جواز دیئے جانے سے بار بار انکار ہوا ہے۔ اور مراکش میں تو بنیاد پرست قائدین آج بھی گرفتار ہو رہے ہیں۔ لندن ٹائمز اپنی ۸ جون کی اشاعت میں رقمطراز ہے بنیاد پرستی کا ایک رخ سالہا سال کی جابرانہ اور لوٹ کھسوٹ کی حکمرانی سے شدید عوامی نفرت بھی ہے۔ خواہ وہ کسی امیر، شاہ و سلطان یا [illegible] افسر کے ہاتھوں مسلط ہو، مذہبی تحریکیں سیکولر مخالفین پر اپنی مسجدوں کے ذریعے سبقت لے جا رہی ہیں سیاسی جماعتیں تو خاموش کرائی جا سکتی ہیں مگر مساجد کی زبان بند کون کر سکتا ہے۔

الجزائر میں عوام کی شرکت سے جو تحریک اسلامی کو کامیابی ملی ہے وہ عرب دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی

باقی صفحہ ۔۔ پر

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

از: مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

## کسی کے مرنے پر دعوت کرنا

عبدالغفور بلوچ —— کراچی

س ۱: کوئی مرد، عورت یا بچہ فوت ہو جائے میت کو دفنانے کے بعد لوگ گھروں کی طرف لوٹتے ہیں تو ان کے لئے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے یہ کھانا میت کو قبرستان لے جانے سے قبل یا چند لمحوں کے بعد تیار کیا جاتا ہے۔ اس دعوت کے اخراجات کو مرنے والے کے بھائی، باپ یا شوہر اپنی جیب سے برداشت کرتا ہے اس طرح ہی دوسرے عزیز و رشتہ دار شریک نہیں ہوتے یہ کھانے میں نہ کوئی چندہ یا عطیات جمع نہیں ہوتا ہے اس کھانے میں بریانی بنائی جاتی ہے جس میں گائے، بکری ذبح کی جاتی ہے جس کے اخراجات ہزاروں روپے ہوتے ہیں۔ اس کھانے میں مساکین نہیں ہوتے بلکہ یہ دعوت عام ہے کھانے کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرتا ہے کہ آپ لوگوں کو تیجہ (تیسرے روز) کی دعوت دی جاتی ہے۔

۲: تیسرے روز یعنی تیجہ کو اسی مقام پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، چونکہ تیجہ میں کم لوگ ہوتے ہیں اسی طرح گائے بکری وغیرہ اور سوجی کا حلوہ، روح افزا شربت مٹھائی وغیرہ کی دعوت کی جاتی ہے لیکن سوجی کا حلوہ، مٹھائیاں، شربت، تازہ پھل، خشک میوہ جات کثیر مقدار میں ہوتا ہے مولوی صاحب یا محلے کی مسجد کا پیش امام ظہر کی نماز کے بعد یا پہلے فاتحہ کرکے یعنی قرآن خوانی کے بعد ایک لنگر عام کی صورت میں حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ تیسرے روز کے اخراجات بھی پہلے روز کی طرح جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے مرنے والے کا باپ بھائی یا شوہر برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح چہلم میں بھی دعوت کی جاتی ہے پھر ایک سال کے بعد دعوت کی جاتی ہے۔

۳: اگر مرنے والے کا باپ بھائی یا شوہر کے پاس اخراجات کے لئے پیسے نہیں ہیں تو ادھار لے کر دعوت کا اہتمام ضرور کرتا ہے۔ مرنے والا اگر کوئی برادری کو کھانے کی دعوت ضرور کرتا ہے۔ اس مہنگائی کے دور میں قرض ادا کرنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ظلم تو یہ ہے بیوہ ہونے کے بعد بھی وہ قرض ادا کرے۔ اگر گھر میں کچھ پونجی ہے تو وہ گھبرو جوان کھا کر معصوم بچوں کو نادار کر کے اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔

۴: اگر کسی نے تنگی پر کوئی دعوت نہیں کی تو برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ بھئی ظلم ہوا ایسا ہی لاوارثوں کی طرح دفنا دیا قبر میں مردے کا منہ مٹی سے بھر دیا۔

ج: کسی کے مرنے پر دعوت کرنا شرعاً ناجائز ہے دعوت خوشی پر ہوتی ہے، نہ کہ غمی پر۔ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ جس گھر میں میت ہو جائے اہل محلہ اور عزیز و اقارب اس گھر میں کھانا بھیجیں، مگر یہاں میت والوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو دعوتیں کریں۔ الغرض یہ لوگوں کی جاہلانہ رسمیں ہیں ان کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔

## بیمار بکری کا گوشت کھلانا

محمد رمضان —— جھنگ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک بیمار بکری تھی میں نے ذبح کی۔ ذبح کرتے وقت اس میں جان تھی یعنی اس کی سانس جاری تھی اور جب میں نے چھری چلائی تو کچھ خون اچھل کر میرے ہاتھ پر گرا اس کے بعد تیز دھار بن کر نہیں نکلا تاہم تمام خون نکل گیا۔ اس کے بعد اس بکری نے کوئی حرکت نہیں کی اس صورت میں اس بکری کا گوشت کھانا حلال ہے یا نہیں جبکہ ذبح کے بعد اس میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں پائی گئی اور اگر اس بکری کا گوشت حلال نہیں تو جن شخصوں نے اس بکری کا گوشت مسلمانوں کو کھلایا ہے ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور اگر اس بکری کا گوشت کھانا حلال ہے تو جن لوگوں نے ان کو مطعون کیا ہے ان کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے۔ اس کا جواب کتاب و سنت اور خصوصاً فقہ حنفیہ کی روشنی میں تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

نوٹ: ایک عالم صاحب نے اس کے متعلق حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔ اس بنا پر کہ اس کا خون زندہ جانوروں کی طرح نہیں نکلا اس لئے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اگر ان عالم صاحب کا فتویٰ صحیح ہے تو درمختار کے جلد پنجم صفحہ ۲۱۴ میں مرقوم ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ عبارت اس طرح ہے۔ "وان علم حیاته حلت مطلقاً وان لم تتحرک ولم تخرج الدم الی ان قال وان علمت حیاته وان قلت وقت الذبح اکلت مطلقاً" اگرچہ عالم صاحب نے سوشل بائیکاٹ کا حکم نہیں دیا مگر لوگوں نے اس کے گوشت فروخت کرنے والے کا سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے یہ بائیکاٹ صحیح ہے یا نہیں اور اگر صحیح نہیں تو جنہوں نے بائیکاٹ کیا ہے یا لوگوں سے کرایا ہے ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔

ج: درمختار کی مندرجہ روایت کے پیش نظر یہ ذبیحہ حلال ہے۔ کیونکہ بوقت ذبح اس کا زندہ ہونا متیقن تھا اور کچھ خون کا اچھل کر نکلنا بھی اس کا قرینہ تھا، چونکہ یہ گوشت حلال تھا اس لئے فروخت کرنے والوں کا بائیکاٹ صحیح نہیں تھا۔ مگر چونکہ بکری بیمار تھی اس لئے اس کا گوشت فروخت بھی نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جن عالم نے حرمت کا فتویٰ دیا ان کا قول محض احتیاط پر مبنی تو کہا جا سکتا ہے مگر مُردار کھلانے کے احکام اس پر جاری کرنا تشدد ہے۔ جن لوگوں نے بائیکاٹ کیا ان کے اس فعل کی بنیاد چونکہ ایک عالم کا فتویٰ تھی اس لئے ان پر بھی کوئی ملامت نہیں۔ مگر آئندہ کے لئے یہ سلسلہ ختم کر دینا چاہئے۔

## انبیاء کرام معصوم ہیں

سعید —— کراچی

کیا انبیاء رسولوں اور پیغمبروں سے غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات غلطی نہیں کر سکتی۔ باقی سب غلطی کر سکتے ہیں چاہے وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہوں۔ میرے دوست کا کہنا ہے اگر نبیوں سے غلطی نہیں ہو سکتی تو پھر

باقی صفحہ ۲۹ پر

# علم کی حقیقت
## قرآن و حدیث کے آئینے میں

از: حضرت مولانا محمد احمد صاحب، کراچی

ذیل میں مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ کے درس قرآن سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس میں علم کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں، بے شک اللہ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔

یہ بائیسویں پارہ سورۃ فاطر آیت ۲۸ کا ایک جزو ہے جس میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ بات دراصل یہ ہے کہ خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو جاہل ہیں جیسے یہ مشرکین وہ کیا ڈریں گے۔ یعنی جو شخص اللہ کی صفات و کمالات سے جتنا زیادہ ناواقف ہوگا وہ اس سے اتنا ہی بے خوف اور نڈر ہوگا اور جس شخص کو اللہ کی قدرت، اس کے علم، اس کی حکمت، اس کی قہر و غضب اور جبروت اور اس کی دوسری صفات کی جتنی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی وہ اس کی نافرمانی سے خوف کرے گا اور جس قدر اس علیم و قدیر اور علیم و حکیم خدا کی عظمت و ہیبت اس کے دل میں بڑھے گی، اور اسی قدر اس کی خشیت اس کے دل میں زیادہ ہوگی۔ جو جانے گا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے وہ نافرمانی سے ڈرتا اور خوف کھاتا رہے گا۔ جو اللہ کی عظمت و جلال اور آخرت کے بقا اور دوام اور دنیا کی بے ثباتی کو سمجھے گا اور اپنے پروردگار کے احکام و ہدایات کا علم حاصل کر کے مستقبل کی فکر رکھے گا وہ جس قدر پرہیزگار ہوگا اور علم جس درجہ کا ہوگا اسی درجہ میں وہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا۔ اور جس میں خوف خدا نہیں وہ حقیقی عالم کہلانے کا مستحق نہیں۔ یہاں آیت میں اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کے الفاظ سے اس کہ وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اس ٹکڑے کی تشریح میں علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ خدا کے ساتھ صحیح علم اسے حاصل ہے جو اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال اور اس کے حرام بتائے ہوئے کاموں کو حرام جانے، اس کے فرمان پر یقین کرے۔ اس کی وصیت کی نگہبانی کرے۔ اس کی ملاقات کو برحق جانے اپنے اعمال کے حساب کو سچ سمجھے۔ خوف و خشیت ایک قوت ہوتی ہے جو بندے کے اور خدا کی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ آگے علامہ لکھتے ہیں کہ عالم کہتے ہی اسے ہیں جو در پردہ بھی خدا سے ڈرتا رہے اور خدا کی رضا مندی کی رغبت رکھتا ہے اور اس کی ناراضگی کے کاموں سے نفرت رکھتا ہے۔ محققین مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں علماء یعنی علم والوں سے مراد اصطلاحی علماء نہیں ہیں کہ جو فلاں فلاں کتابیں پڑھ چکے ہیں یا فلاں امتحان کی سند رکھتے ہیں بلکہ وہ اشخاص مراد ہیں جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی موجودگی ہو جو اللہ اور اس کے احکام کی معرفت رکھتے ہوں اور ان کا عمل بھی ان کے مرتبہ علم و معرفت کے متناسب رہتا ہو اس لئے یہاں آیت میں علم سے مراد فلسفہ اور سائنس اور تاریخ اور ریاضی وغیرہ درسی علوم سے نہیں بلکہ صفات و احکام الٰہی کا علم مراد ہے۔ اس موقع پر حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ یاد آنے لگے: آزادی کا زمانہ ہے اور ہر بے دین کے ہاتھ میں قلم اور سامنے لاوارث قرآن ہے جس کا جی چاہتا ہے اس کے مطلب پر گفتگو شروع کر دیتا ہے۔ اگر خود خداوند عالم نے اس کی حفاظت کا ذمہ نہ لیا ہوتا تو بعید نہ تھا کہ یہ بے خوف جاہل اس کی لفظی اور معنوی تحریف میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑتے (ختم نبوت ص ۱۱۴) حضرت مفتی صاحبؒ کے ان الفاظ کی تائید میں اور یہاں آیت کے اس جملہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کے مطلب کے سلسلہ میں آپ کو یہاں ہی کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ گزشتہ ماہ فروری ۱۹۹۰ء میں آپ کے پاکستان میں وزارت قانون کی طرف سے ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں تمام اسلامی ممالک سے اہم شخصیتوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اخبار میں آپ حضرات نے اس عالمی اسلامی کانفرنس کی روئیداد اخبارات یا رسالوں وغیرہ میں پڑھی ہوگی۔ اسی کانفرنس کے آخری دن ہمارے مملکت کے ایک وزیر صاحب نے اپنے صدارتی مقالہ میں فرمایا۔ مسلمانوں کے زوال کا سبب ان کا مغربی اطوار کو اپنا لینا۔ رقص و سرود کو اختیار کر لینا وغیرہ نہیں ہے جیسا کہ عام طور سے بیان کیا جاتا ہے بلکہ اس کا اصل سبب قرآن کریم میں تدبر و تفکر کا متروک ہو جانا ہے۔ ترقی کی بنیادی دعوت یہ ہے کہ کائنات میں غور و فکر کیا جائے اسی لئے قرآن کریم علماء ان لوگوں کو کہتا ہے جو صحیح نظر کے ساتھ سائنس کا علم حاصل کریں۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا میں علماء سے مراد یہی لوگ ہیں (نوائے وقت محرم ۱۴۱۰ھ) یہ ہمارے ایک منسٹر صاحب کا ارشاد ہے جو

دیدہ زیب ڈیزائنوں کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار ... کراچی
فون نمبر: ۲۳۵۸۳۵

یہاں آپ کو یہ نقل کر کے ایک نمونہ دکھلانا تھا کہ یہ آزادی کا زمانہ ہے اور سامنے کلام الٰہی قرآن ہے جس کا جس طرح جی چاہتا ہے اس کے مطلب پر حکومت کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ ذکر اس جگہ میں ضمناً اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ہوا گیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ باتوں کی زیادتی کا نام علم نہیں، علم نام ہے کثرت خدا سے ڈرنے کا۔ حضرت امام مالکؒ کا قول ہے کہ کثرت روایات کا نام علم نہیں علم تو ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ حضرت احمد بن صالح مصریؒ جو ایک مشہور عالم دین گذرے ہیں فرماتے ہیں کہ علم کثرت روایات کا نام نہیں بلکہ علم نام ہے اس کا جس کی تابعداری خدا کی طرف سے فرض ہے یعنی کتاب اور سنت اور جو صحابہ سے پہنچا ہو۔ پھر ان سب سے بالاتر مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم تین قسم پر منقسم ہے۔ ایک آیت محکمہ دوسرے سنت قائمہ تیسرے فریضہ عادلہ۔ اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ سب زائد ہے۔ شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ یہاں علم سے مراد علم دین ہے۔ آیت محکمہ کتاب اللہ ہے۔ اور سنت قائمہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی اسناد صحیح ہوں اور جن پر صحابہؓ، تابعین اور جمہور امت کا عمل ہو۔ اور فریضہ عادلہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر مسلمان جمع ہو جائیں یعنی اجماع امت۔ الغرض تمام محدثین مفسرین اور علمائے محققین نے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کہ خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ یہاں علم سے مراد حق تعالیٰ کی صفات عظمت و جلال، اور احکام الٰہیہ کا علم مراد لیا ہے نہ کہ سائنس کا علم۔ اخیر میں فرمایا گیا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور بخشنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ معاملہ بھی نادروں کے ساتھ دو طرح سے ہے۔ وہ زبردست بھی ہے کہ نافرمانوں کو جب چاہے پکڑ لے پھر کسی میں قوت نہیں کہ اس کی پکڑ سے بچ نکلے اور وہ بڑا بخشنے والا بھی ہے

باقی صفحہ ۲۰ پر

# امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

## ایک جری اور عظیم قافلہ سالار

## جناب شیخ حسام الدین مرحوم کی تقریر سے ایک اقتباس

غالباً شاہ جی کی وفات سے ڈیڑھ سال قبل ان کے پیر طریقت حضرت رائے پوری لاہور تشریف لائے اور شاہ جی کو طلب فرمایا۔ انہیں پہلی اطلاع کے مطابق بھی معلوم تھا کہ شاہ جی سخت بیمار ہیں مگر ان دنوں شاہ جی کو افاقہ تھا وہ حاضر خدمت ہوئے۔ پیر اور مرید کے درمیان کچھ کھلنے کی باتیں ہوتی رہیں جب شاہ جی ہمارے لئے فارغ ہوئے تو ہم الگ ایک کوٹھڑی میں بیٹھ گئے۔ حسن اتفاق سے وہاں کوئی اور نہ تھا غالباً دس بارہ سال بعد یہ موقع ملا کہ میں اور شاہ جی صرف دونوں یکجا بیٹھے۔ دروازہ کھلا تھا میں نے دروازے کی طرف دیکھا شاہ جی میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے: "اب کوئی نہیں آئے گا۔ فرمایئے کیا بات کرنا چاہتے ہیں آپ؟" میں نے کہا: "آج میرے ساتھ یہ تکلف کیوں برتا جا رہا ہے پہلے تو آپ مجھے اس پُرتکلف خطاب کا مستحق نہ سمجھتے تھے آج کیا بات ہے؟" آخر شاہ جی بولے "کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟" میں نے کہا "اب ٹھیک ہے" تو اس وقت شاہ جی سے میں نے عرض کیا کہ

"آپ اور ہم آج کے زمانے میں عبرت بن گئے ہیں۔"

شاہ جی نے سمجھے میری بات کی گہرائیوں تک سر کو جنبش دی اور فرمانے لگے اے کاش! ایسا ہوتا دنیا ہم سے عبرت لیتی اور پھر شاہ جی نے یہ شعر پڑھا۔

بیدلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دین

یہ شعر سن کر میں نے عرض کیا کہ یہ شعر غالب نے اس دور میں کہا جب اسلام کی نگہداشت و خدمت شاہ ولی اللہ مرحوم ایسے بڑے بڑے صاحب نظر و بصیرت علماء کر رہے تھے اس پر شاہ جی نے کہا کہ ہاں یہ شعر اسی دور میں کہا گیا تھا۔ میں نے کہا اور اگر غالب آج کے زمانے میں ہوتا تو......... وہ کب کا خودکشی کر چکا ہوتا۔ اس کے بعد شاہ جی نے یہ شعر پڑھا۔

نہ جانے کون زمانہ نہیں رہا ہے میری حالت پہ
جنوں میں جیسے ہونا چاہیے ویسا گریباں ہے

اور مجھ سے یوں مخاطب ہوئے کہ ہم گزشتہ طویل عرصے سے انگریز کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں اب انگریز جا چکا ہے لیکن وہ ہمارے لئے انتظام کر گیا ہے جیسے بھی حالات ہیں ان پر اب قانع رہو۔ ہم نے گزشتہ زندگی کے دوران انگریز کی مخالفت کرنے میں کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہمارا مشن رہا ہے اور مدعا رہا ہے کہ ہم انگریز کے خلاف نفرت پھیلاتے رہیں جو اسلام اور مسلمانوں کو ایک عرصے تک مصائب میں مبتلا کرنے اور انہیں محکوم و مجبور رکھنے کے لئے ہر ظلم و ستم کو روا رکھتا تھا آپ نے کہا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہمیں اس پر فخر ہے ہم اسی مشن کے لئے جینا اور مرنا چاہتے ہیں جب تک زندہ رہے۔

ہم شاہ جی مرحوم کے اختیار کردہ اس لائحہ عمل پر ثابت قدمی کے ساتھ چلتے رہیں گے پاکستان کے قیام کے بعد کئی سالوں تک برسر اقتدار مختلف سیاسی رہنماؤں نے باہمی چپقلش کا جو تباہ کن ڈرامہ رچائے رکھا اور ہماری قوم اور ملک جن غیر یقینی حالات سے دوچار رہے وہ آپ سب حضرات پر واضح ہے میں اس وقت ان مایوس کن تفصیلات میں نہیں جاؤں گا

انگریز نے دنیائے اسلام کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اہل اسلام کی ترقی کی راہ میں

باقی صفحہ ۲۴ پر

# مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں نویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

از: محمد اسماعیل شجاع آبادی

آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ربوہ مورخہ ۲۳ نومبر بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی جبکہ پہلے اجلاس کی صدارت الحاج جناب اختر نظامی امیر مجلس لاہور نے کی۔

کانفرنس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ نے فرمایا۔ مولانا نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، کانفرنس کی غرض و غایت، مرزائیت کے دجل و فریب، امت مسلمہ کی ختم نبوت کے سلسلے میں دی جانے والی قربانیوں کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ مولانا نے فرمایا کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ امت مسلمہ کو ماں اور بہن تک کی گالیاں دیں انبیاء کرام کی توہین کی صحابہ کرامؓ کو غلیظ گالیوں سے مطعون کیا۔

باہمی مسلمانوں کے مرزائیوں سے شادی بیاہ کے تعلقات غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے منافی ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو مرزائیت کا مکمل مقاطعہ کرنا چاہیئے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی رہنما میاں فضل حق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر تکمیل پذیر ہوا۔ آپؐ نے اپنے بعد ۳۰ دجالوں کذابوں کی پیشگوئی فرمائی جن کا آغاز اسود عنسی، مسیلمہ کذاب سے شروع ہوا۔ مرزا غلام قادیانی بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ مرزائیت کے خلاف تین مرتبہ عظیم الشان تحریکیں چلیں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں میں بھی فنانس کمیٹی مرکزی مجلس عمل کا چیئرمین تھا۔ اس تحریک کے لئے ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اللہ کے فضل و کرم سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

میاں صاحب نے آئی جے آئی کی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے تعلیمی اداروں کی اہم پوسٹوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے

مولانا خان محمد مدظلہ جو لائحہ عمل تیار کریں جمعیت اہلحدیث ساتھ ہے اس سلسلہ میں لائحہ عمل مرتب کر کے اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ سکولوں، کالجوں، تعلیمی اداروں میں تحریک کو وسعت دی

ربوہ خبریں اخبار ختم نبوت

جائے۔ اس سلسلہ میں جمعیت اہلحدیث عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہوگی۔

مولانا عبدالمالک خان منصورہ نے کہا کہ الحاد، زندقہ، ارتداد کے شرعی احکام کا اجراء ہو مجلس تحفظ ختم نبوت جو قادیانیت کے خلاف جہاد جاری رکھے ہوئے ہے میں اس پر اسے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دارالکفر ربوہ ایک دن میں ضرور بالضرور دارالاسلام میں تبدیل ہو کر رہے گا۔

مجلس امت مسلمہ کی آئی ڈی اور وجود و تشخص کو بحال رکھنے پر مبارکباد کی مستحق ہے ہم اس پلیٹ فارم پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے جمعہ کی نماز سے قبل عالمانہ و فاضلانہ خطاب فرمایا جس میں دردمندی کے ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ مولانا نے فرمایا اس زمانے کا سب سے بڑا فتنہ مرزائیت ہے۔ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ صدیقی لشکر کے سردار تھے مسیلمہ کا مقابلہ ہوا مسیلمہ اور اس کے بہت سے لشکری جہنم رسید ہوئے بیس ہزار آدمی بمع مسیلمہ حدیقۃ الموت یعنی موت کے باغ میں قتل کئے گئے۔ ایک صحابیؓ سے مسیلمہ کے فتنے سامنے ہیں اہم تھے ہمارے پاس حضرت ابوبکرؓ خالد بن ولیدؓ کی تلوار نہیں تھی صرف اللہ سے نسبت تھی۔ بایں ہمہ اللہ پاک نے بہت سی کامیابیوں سے سرفراز فرمایا۔ میں شرح صدر سے کہتا ہوں کہ اخلاص کے ساتھ اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں گے۔ آج بھی نوکریوں اور چھوکریوں کے لالچ میں نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو ہر سکول کالج یونیورسٹی میں ختم نبوت کی تنظیمیں بنانی چاہئیں۔ اور سال بھر میں کم از کم ایک قادیانی کو مسلمان کرلینا چاہئے۔ مقدمہ بہاولپور کے سلسلہ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے جلال الدین کے بارے میں فرمایا کہ شمس صاحب کہیں غلام [illegible] لاؤ گے۔ حضرت کے اس ارشاد پر شمس نے کہا کہ میں اسے عیار و مکار سمجھوں گا حضرت نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون! تیری قسمت میں ہدایت نہیں! مرزا طاہر کو اپنے جھوٹے ہونے کا سو فیصد یقین ہے۔

ایک صاحب کشف نے مرزا غلام قادیانی کی قبر پر مراقبہ کیا تو معلوم ہوا کہ ایک باؤلا کتا ہے جو گھوم رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کشف بالکل صحیح ہے کیونکہ اس نے بھی باؤلے کتے کی طرح انبیاء کرام، صحابہ کرام اور امت مسلمہ کو کاٹا ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کا علاج باؤلے کتے کی صورت [illegible] سے ہے میں ربوہ کے قادیانیوں کو اخلاص کے ساتھ دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسلام قبول کریں۔

ورنہ جہنم کے ابدی عذاب کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں الحمد للہ ہم نے حجت پوری کر دی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کہا کہ گذشتہ پانچ برس سے انگلینڈ میں ختم نبوت کی آواز گونج رہی ہے شکاگو امریکہ میں بھی کانفرنس گذشتہ سال منعقد ہوئی۔

مرزا طاہر نے اس سال کے آغاز میں اعلان کیا کہ مغربی افریقہ ایک ملک مالی میں بیس ہزار مسلمان قادیانی ہو چکے ہیں۔ حضرت امیر مدظلہ کے حکم پر میں اور میرے ساتھی مولانا منظور احمد الحسینی نے جمہوریہ مالی کا دورہ کیا۔ شیخ عمر کانتے جو تمام مالی کا سردار تھا سے گفتگو کی الحمد للہ شیخ عمر اور اس کے ساتھ چھتیس گاؤں .....۳۰ ہزار مسلمان ہو گئے۔

قاری محمد یوسف ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف بہاولپور نے کہا کہ بہاولپور کی نسبت میرے لئے باعث اعزاز ہے کیونکہ بہاولپور کی سرزمین میں سب سے پہلے مرزائیت کے کفر کا فیصلہ ہوا۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم جنرل سیکرٹری مجلس حقوق اہلسنت پاکستان نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دلائل و براہین کی رو سے روز روشن کی طرح واضح ہو چکا گذشتہ چودہ سو سال کی سرخرو تاریخ ہے۔ جس نے امت مسلمہ کو اس مرکزیت پر متحد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام آخری دین، قرآن آخری کتاب، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔

ایک وقت تھا کہ اس مسئلہ پر دلائل کی ضرورت ہوا کرتی تھی لیکن جاں نثاران ختم نبوت نے اپنی زندگیاں گذار دیں کہ آپ کے بعد جو کوئی نبی نہیں آسکتا اور اب یہ برداشت کیا جائے کا اس مسئلہ پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت کے سلسلہ میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے قرآن و سنت کی منشا کی تکمیل کرتے ہوئے مرتدین سے جنگ کی۔ پوری امت نے اتفاق کیا۔

نصف صدی سے ہم منتظر ہیں کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں مرتدین کے متعلق کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ ہم نے آئی جے آئی کی حکومت سے اس شرط پر تعاون کیا ہے کہ وہ شریعت اور ختم نبوت اور عظمت صحابہ کا تحفظ کرے

جانتا ہوں کھا رہا ہے وہ جھوٹی قسم
لیکن سادگی دیکھ کر پھر بھی اعتبار آ ہی گیا

ہم نظام اسلام کے نفاذ کے لئے ساتھ دیں گے محمود کے رضا کاروں سے راستے میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔

صدیق اکبرؓ جب بڑے فیصلے کرنے لگے تو بارگاہ رسالتؐ میں نے یہ کہا۔ آپؐ نے سب کو ناراض کیا لیکن رب کو خوش کیا۔

ہو جائے جب یقین کہ یہی ہے رہ وفا
تو اس پہ جان دیجئے سیاست نہ کیجئے

قادیانی پاکستان کی مرکزیت میں وہ چنگاری ہے کہ اگر اس کو نہ بجھایا گیا تو پورا وجود خطرے میں ہوگا۔ مولانا ندیم نے مجمع اور حضرت الامیر مدظلہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ہم یہاں ثابت کرتے ہیں کہ یہ سمندر ہے ہم سب اس کی شاخیں ہیں۔ ان کے ہاتھ مضبوط کرو اگر مرکز نہ رہا تو شاخیں نہ رہیں گی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان (ف) کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمان نے نعروں کی گونج میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی یاد تازہ کر دی۔ مولانا نے اپنے فاضلانہ بیان میں فرمایا میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے آج کی اس کانفرنس میں مجھے آپ سے ملاقات کا موقع دیا۔ یہ شرکت میرے لئے بڑی سعادت ہے کیونکہ اس کا عنوان بڑا بابرکت ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ میں ایک بابرکت اور بامقصد اجتماع میں شرکت کر رہا ہوں قادیانیت ایک ایسا فتنہ ہے جو بظاہر خالصتاً عقیدہ کا مسئلہ نظر آتا ہے لیکن پس پردہ ایک زہریلی تحریک ہے جو پاکستان کو اسلامی مملکت بننے میں رکاوٹ کا کردار ادا کر رہی ہے جماعت اکابرین کی بالغ نظر اور سوچ کی گہرائی تھی کہ اس فتنہ کے مقابلہ میں ملت اسلامیہ کو ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جس پر ملت اسلامیہ کا بکھرا ہوا شیرازہ اکٹھا ہوتا ہے ہم یک جا ہو کر یہ بتلاتے ہیں کہ تمام تر اختلافات کے باوجود قادیانیت کے مقابلہ میں ہم سب ایک ہیں۔ اور حقیقت میں اگر ہم اس پلیٹ فارم پر ایک قوت نہیں بن سکتے تو اس کی افادیت ختم ہو جائے گی۔

۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں تحریکیں چلیں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قانون سازی بھی ہوئی۔ یہاں المیہ یہ ہے کہ قانون بن جاتا ہے

# ختم نبوۃ کانفرنس کی جھلکیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی ربوہ میں نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا کانفرنس مسجد تحفظ ختم نبوت کے وسیع و عریض صحن میں منعقد ہوئی جس میں چاروں صوبوں سے ختم نبوت کے پروانوں نے بھرپور شرکت کی کانفرنس کے چاروں اطراف کپڑے کے بڑے بڑے بینر لگائے گئے تھے جن پر جلی حروف میں نعرے اور مطالبات درج تھے جن میں

● قادیانیوں کا ایک ہی علاج، الجہاد الجہاد، حکومت قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا فوری سد باب کرے

● قانون کمیٹی ربوہ کی قرارداد کے مطابق ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے شہدائے ختم نبوت کو سلام، مرزائیوں کو احمدی کہنا بھی کفر ہے جب تک کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو الگ نہیں کیا جاتا، استحکام پاکستان ممکن نہیں ہے۔

● تین چیزوں سے ہوشیار رہیں شیطان، شیزان اور قادیان۔

پنجاب حکومت قادیانی ترجمان الفضل بند کرو ورنہ حکومت چھوڑ دو اور اسلام کا نام لینا چھوڑ دو۔ قادیانیوں سے ملیں یا قادیانی ڈاکٹروں سے علاج کرانا چھوڑ دو۔

● تمام صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں اور تنقید سے بالاتر ہیں۔ مرزائیت پر عائد پابندیاں برقرار رکھی جائیں۔ جابجا یہ بینر تھے کہ قادیانیوں کی علمداری پاکستان کے ساتھ غداری ہے امیر شریعت تیرا [illegible] زندہ ہے گا کے نعرے درج تھے۔

● چاروں صوبوں سے ختم نبوت کے پروانے قافلوں کی صورت میں جب جلسہ گاہ پہنچے تو کانفرنس کی فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد، قادیانیو ہم تمہاری موت ہیں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتی رہی سٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء بیٹھے ہوئے تھے۔

● مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسافروں کے لئے قیام و طعام کا معقول بندوبست کیا گیا تھا خصوصاً بلوچستان اور سرحد سے آئے ہوئے پٹھانوں کے جذبے قابل دید تھے کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

● کانفرنس کے آخری اجلاس میں ہزاروں فرزندان توحید نے شرکت کی اور اجلاس رات تین بجے تک جاری رہا۔

لیکن نظام اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو اس میں دلچسپی نہیں رکھتے جب بھی کوئی نئی دفعہ بنی وہ عمل کی منتظر رہی کیونکہ یہاں عملاً انگریز کی حکومت رہی ہے۔

ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ اس قوم نے جب بھی ووٹ دیا جاگیردار اور سرمایہ دار کو عوام، اسلام، ملک و قوم کا نمائندہ کہا۔ جب ہم استحصال کرنے والی قوتوں کو اپنا محافظ سمجھتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے حقوق کی بات نہیں کرنی چاہیے ــــ

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

میں پوری فراخدلی سے کہتا ہوں کہ اس ملک کو درپیش تمام مسائل صرف ایک فرد کے مسائل نہیں بلکہ پوری قوم اور ملک کے مسائل کا حل نظام اسلام میں ہے تمام تر نامساعد حالات کے باوجود میری گردن فخر سے بلند ہے کہ کسی کا سہارا لئے بغیر ہم نے اپنے تشخص کے ساتھ اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ ہماری جماعت، ہمارا رول، کردار زندہ ہے۔

ہماری شرائط نہ کرسی نہ وزارت نہ کوئی عہدہ ہے بلکہ ہماری بنیادی شرائط یہ ہے کہ آج تک بنائے گئے اسلامی قوانین پر عملدرآمد کرایا جائے۔ ان مسائل میں بنیادی مسئلہ ختم نبوت بھی ہے قادیانیوں کے اخبارات لٹریچر وغیرہ آج بھی ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ قانون بنا کر عملدرآمد کیا جائے۔ اسلام لانے کے بعد ارتداد کی سزا قتل ہے کیونکہ اس مملکت کے باشندوں کے شہری حقوق تمام شہریوں کو ملتے ہیں۔ اگر کوئی کہہ دے کہ میں پاکستان کو نہیں مانتا باغی ہوں تو اس کی سزا موت ہوتی ہے تو اسی اصول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کی سزا قتل ہونی چاہیے۔

ہمارے نزدیک بنیادی چیز نظام کو بدلنا ہے مکمل اسلامی نظام کے نفاذ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

جماعت اسلامی صوبہ پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری قوم کا اتحاد ناقابل تسخیر ہے میں مولانا خان محمد صاحب شیخ المشائخ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جو پیرانہ سالی کے باوجود ختم نبوت کے تحفظ کے لئے شب و روز مصروف عمل ہیں۔

ختم نبوت سے متعلقہ دیگر مسائل کے حل کرانے کے لئے متحدہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ ہم اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیت سے متعلقہ مسائل کو فی الفور حل کیا جائے۔ اور جس کاز کے لئے ووٹ لئے ہیں۔ اس کو نافذ کیا جائے۔

حافظ عبداللہ احمد نے چھوٹی عمر کے بچوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چھوٹے بچے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

امیر شریعتؒ کے دیرینہ خادم جرنیل احرار مولانا فضل الرحمٰن احرار سلانوالی نے شعلہ بار خطاب میں قادیانیت کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں۔ یا اسلام قبول کرے یا قانون کو تسلیم کرکے اپنے کفر کو مان لے ورنہ قادیانیت کا جنازہ دھکیل دیا جائے گا۔

## آخری نشست

صدارت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد مدظلہ نے کی مہمان خصوصی مولانا عبدالقیوم ہالیجوی تھے۔ آخری نشست عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ نشست کا آغاز ڈاکٹر صولت نواز کی تلاوت سے ہوا۔ جناب طاہر برادران نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔

مولانا قاری سید احمد اسعد نے کہا کہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے نوجوانوں کو اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دینی چاہئیں اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان اور غیرت اسلامی کا تقاضا ہے۔

حاجی امداداللہ سندھی نے سندھی زبان میں نعت پڑھی جس کی مجمع نے خوب داد دی۔

مولانا محمد مراد شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر نے فرمایا کہ قرآن پاک، احادیث رسول کی تعلیمات، اسماء الرجال کی کتب ختم نبوت کی بنیاد ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے اس سلسلہ میں ہم مجلس کے ساتھ ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم سے مرزائیت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اصل مسئلہ تو ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ ہے جسے آج تک نافذ نہیں کیا گیا۔ اگر سزائے موت نافذ کر دی جائے تو ایک بھی قادیانی نہیں بچے گا۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ پاکستان پر اس وقت مسلم لیگ برسر اقتدار ہے اس لئے موجودہ حکومت جو قانون نافذ کرنا چاہے اس کے لئے

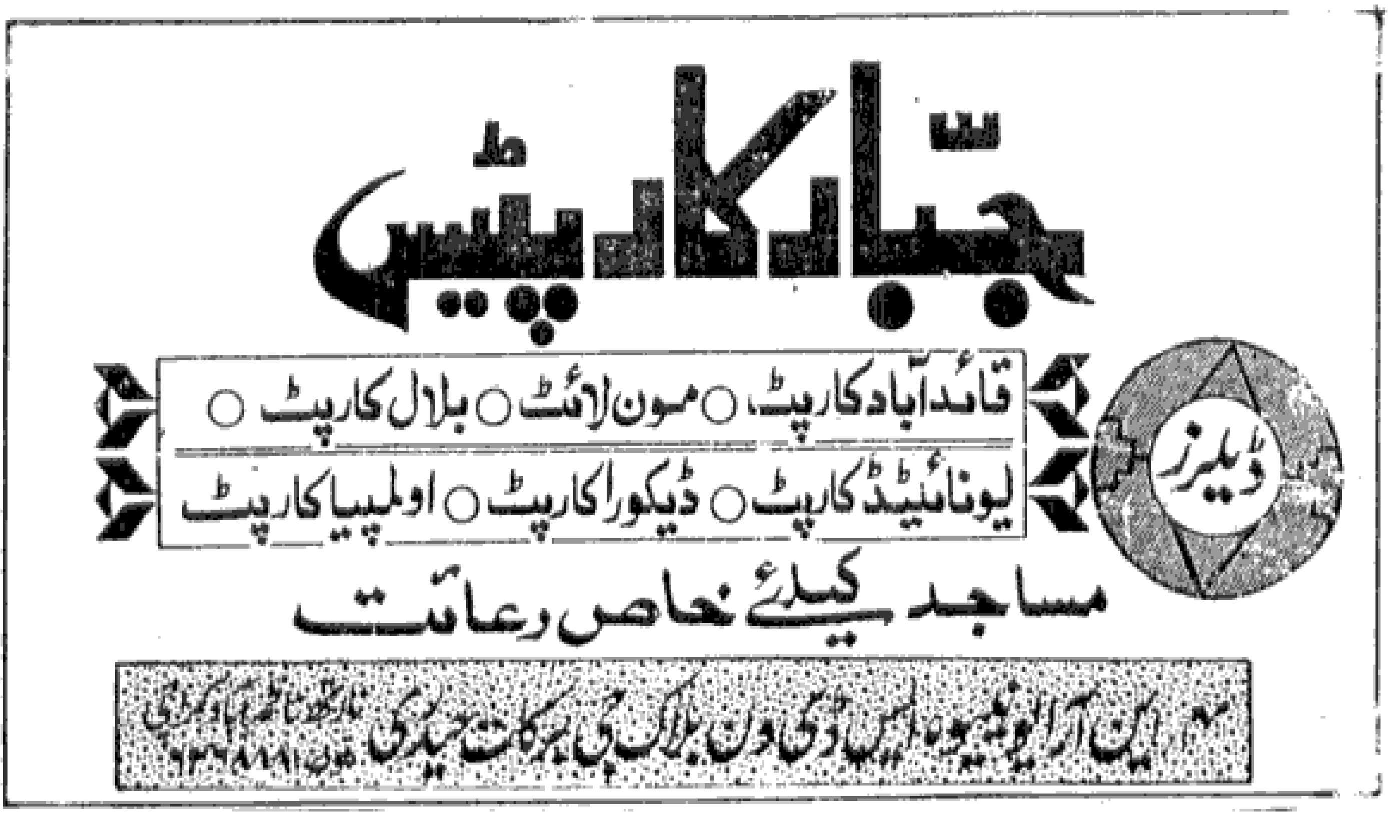

کوئی رکاوٹ نہیں لہٰذا حکومت کو اپنے منشور پر عمل کرنا چاہیے ہم اس پر عمل کرانا چاہتے ہیں۔ شریعت بل منظور کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ بنیادی ضروریات ملنی چاہئیں۔ روٹی کپڑا مکان، تعلیم، علاج کی سہولتیں میسر ہونی چاہئیں۔

جناب محمد صفدر گرگری نے نوجوانوں کو جذبۂ جہاد بیدار کرنے کی تلقین کی مولانا عبدالرؤف چشتی نے کہا کہ

مولانا عبدالرؤف چشتی نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے قصاص اور دیت کی سزا کو نافذ کیا جائے۔

مولانا حق نواز شہید کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا احسان اللہ فاروقی کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ اور تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

جناب سرفراز نیازی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے خلاف، امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔ گستاخانہ لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ مرزائیت نے اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کا حلیہ بنا کر انبیاء کرام، صحابہ کرام، امت مسلمہ کو گالیاں دیں اور ان کی شان میں گستاخیاں کیں۔ قادیانیت آج بھی استعماری طاقتوں کی ایجنٹ ہے عالم اسلام اور پاکستان کے بدترین دشمنوں اسرائیل اور انڈیا کے ساتھ ان کے روابط ہیں۔

پچھلے انبیاء کرام تشریف لائے ان کی تعلیمات تیس سے پچاس سال تک باقی رہیں۔ لیکن یہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں کہ قیامت تک رہیں گی۔ اقوام متحدہ کی شماریات کے مطابق ہمارا کہ حفاظ روئے زمین پر موجود ہیں پایں ہمہ امت گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شروع میں میں ہوں درمیان میں امام مہدی اور آخر میں حضرت عیسیٰ ہوں گے آپ نے پیش گوئی کی کہ آخر میں ایک آدمی پیدا ہوگا۔ جو تمام شرارتوں میں واحد یکتا ہوگا۔ اس کا فتنہ بدترین فتنہ ہوگا۔ اس کے انسداد کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے جو دجال کو قتل کریں گے۔

میئر کارپوریشن سرگودھا جناب چوہدری عبدالحمید ایم پی اے نے کہا کہ آج پورے ملک میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے جو علماء کرام کے اتحاد اور تعاون سے برسراقتدار آئی۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے علاقہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کا طرز اسلامی نہ ہو اور ہم اس سلسلہ میں اسمبلی میں بھی آواز بلند کریں گے۔

چوہدری محمد اقبال چیمہ ایم، این، اے سرگودھا نے کہا کہ میری بہت بڑی سعادت ہے کہ میں ختم نبوت کانفرنس میں حاضر ہو رہا ہوں۔ قادیانیوں کو قانون کا پابند کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے ہم قومی اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف قرارداد پیش کریں گے ہماری کامیابی علماء کرام کی مرہون منت ہے۔

سندھ کے خوش الحان خطیب مولانا عبدالحمید لکھنڈ نے عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت میں قرآن پاک کی بیسیوں آیات پڑھ کر مجمع کے قلوب کو گرمایا مولانا نے فرمایا کہ ہماری عزت ختم نبوت کے طفیل ہے لہٰذا تمام علماء کرام چاہے کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اتحاد کریں تو دنیا، کائنات کی کوئی طاقت نظام اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔

حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس کا اجتماع دربار محمدی ہے۔ اس میں ہم سب حاضر ہوتے ہیں آج کے اخبار میں ہے کہ مرزا طاہر پاکستان میں نہیں آئے گا کیونکہ حالات سازگار نہیں۔ انشاء اللہ نہیں آئے گا اگر کوئی حکومت لانے کی کوشش کرے گی تو نہیں رہے گی۔

مولانا نے کہا کہ ربوہ کا نام صدیق آباد اسٹیشن پر بھی لکھا جائے۔

مرزا نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر نہیں ہے لہٰذا نہیں آئے گا۔ مولانا نے کہا کہ اب عمل کا زمانہ ہے نہ کہ مطالبات کا۔

امام ابوحنیفہؒ نہ ہوتے تو دین ہم تک نہ پہنچ فرماتے ہیں کہ جو حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی نے کہا حضرت قاضی صاحب فرمایا کرتے تھے

نبی کے پیچھے نبی کے پڑھائے
عرب سے اٹھے عجم پہ چھائے

ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے۔ کیونکہ مسیلمہ کذاب کے خلاف سب سے پہلے جہاد صدیق اکبرؓ نے کیا تھا۔ لہٰذا انہی کے نام پر اس شہر کا نام رکھا جائے۔

صدیق کی صداقت سے چمن میں پھول کھلتے ہیں
انہیں کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں

مولانا سید انتخاب الحسن شاہ زیدی نے کہا کہ حضرت شاہ صاحب، مولانا ابوالحسنات، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی صاحب مولانا فیض الحسن، شورش کاشمیریؒ نے جو تحریک شروع کی الحمدللہ رواں دواں ہے میں بھی اس قافلہ کا بچھڑا ہوا سپاہی ہوں۔

ہر سال اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر حاضر ہو جاتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز تادم زیست حاضر ہوتا رہوں گا۔

مولانا محمد اثیار القاسمی ایم، این، اے نے کہا ختم نبوت ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ جس پر دلائل لانا لوگوں کو اس مسئلہ پر قائل کرنے کے لیے کسی گفتگو کرنا کسی مسلمان کے عقیدہ کو تبلیغ کرنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہے بلکہ اگر کوئی مسلمان اس پر دلائل مانگتا ہے تو اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم عطا کیا گیا وہ کامل انسان کامل، نبوت کامل آپ من کل الوجوہ خاتم النبیین ہیں۔ حضرت موسیٰ، عیسیٰ علیہما السلام جیسے جلیل القدر انبیاء آپؐ کے امتی ہونے کی استدعا کرتے رہے ایک کی دعا قبول ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔

مولانا قاسمی نے کہا کہ میری کامیابی درحقیقت میرے مرحوم قائد کی مرہون منت ہے ہم نے عہد کیا ہے کہ مرحوم قائد کے مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیں گے لیکن مشن سے غداری نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ اسمبلی کے اجلاس میں صحابہ کرامؓ اہل بیت عظامؓ کی عزت ناموس کے تحفظ کا بل پیش کر کے دشمنان اصحاب رسولؐ کو لگام دے کر رہیں گے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مرکزی سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم مجھے وراثت میں ملا ہے (مولانا فاروقی کے والد مولانا محمد علی جانباز ختم نبوت کے مبلغ رہے) اس پلیٹ فارم پر حاضری عظیم ترین سعادت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں ہم حضرت الامیر دامت برکاتہم کے حکم پر ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے عظیم ترین قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔

ناموس رسالت اور ناموس صحابہؓ کا تحفظ دو مقدس کام ہیں ایک پلیٹ فارم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی ہے دوسرا پلیٹ فارم انجمن سپاہ صحابہؓ نے سنبھالا ہوا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں۔ کانفرنس تین بجے رات تک جاری رہی

حضرت مولانا عزیز احمد بہلوی مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے انجام دیئے جبکہ قرأت قاری مولانا محمد یعقوب چنیوٹی نے پڑھی۔

# نویں سالانہ ختم نبوۃ کانفرنس

## قراردادیں اور مطالبات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی ربوہ میں منعقدہ نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس گذشتہ روز ختم ہو گئی کانفرنس میں ملک بھر سے ہزاروں فرزندان توحید و رسالت نے شرکت کی کانفرنس کے پنڈال کو بینروں، بورڈوں اور کتبوں سے اس طرح سجایا گیا تھا کہ ان سے کانفرنس کی غرض و غایت کا اظہار ہوتا تھا دوپہر اور رات کے کھانے کا انتظام اس طرح کیا گیا تھا کہ کوئی بھی مہمان باآسانی کھانا حاصل کر سکتا تھا۔ اس مرتبہ ریلوے نے پھاٹک نہیں کھولا جس کی وجہ سے کاروں اور بسوں اور دیگر گاڑیوں میں آنے والے مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ بلدیہ ربوہ کی طرف سے صفائی کا کوئی معقول بندوبست نہیں تھا پنڈال کے باہر عارضی دکانیں لگائی گئیں تھیں۔ جن پر ضروریات زندگی کی تمام اشیاء دستیاب تھیں۔ کانفرنس کا چوتھا اور آخری اجلاس صبح کے تین بجے تک جاری رہا۔ جس سے مولانا عبداللہ روپڑی، صاحبزادہ افتخار الحسن فیصل آبادی، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد یوسف لدھیانوی ایڈیٹر ختم نبوت مولانا عبدالرحمن باوا جمعیت اشاعت التوحید و السنۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا فضل الرحمن، مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، قاضی عبداللطیف اختر، مولانا سید امیر حسین گیلانی رکن پنجاب اسمبلی اور میئر سرگودھا کارپوریشن چودھری عبدالحمید رکن قومی اسمبلی محمد انور علی چیمہ، مولانا عبدالحمید گنڈ قصور برمنڈ ھ اور رکن قومی اسمبلی پنجاب اسمبلی مولانا ایثار القاسمی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں جن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے ملک کی مسلح افواج کے تینوں شعبوں فضائی، بری اور بحری افواج میں قادیانیوں کی بھرتی بند کی جائے کیونکہ قادیانیوں کے عقیدہ میں جہاد حرام ہے ربوہ کا نام تبدیل کرکے اس کا نام صدیق آباد رکھا جائے قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی نے آنجہانی سر ظفر اللہ کے ایماء پر ربوہ کی زمین انجمن احمدیہ کو کوڑیوں کے بھاؤ، ہر لیز پر دی تھی بعد میں جعلسازی کرکے مالکانہ حقوق حاصل کر لئے گئے۔ ربوہ کی تمام زمین سرکاری قبضہ میں لی جائے اور کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کے رسائل و جرائد پر پابندی عائد کر دی گئی تھی لیکن اب دوبارہ اشاعت شروع ہو چکی ہے جبکہ قادیانی لٹریچر سے قادیانی مذہب کی غیر قانونی تشہیر ہوتی ہے غیر مسلم قادیانی جماعت کی طرف سے اقلیتی نشستوں پر حصہ لینے والے قادیانیوں کی طرف سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا ہے اس لئے اس کے خلاف آئین پاکستان سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ اور قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں اور دیگر انسانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے فارم داخلہ، شناختی کارڈ تعلیمی اسناد اور پاسپورٹ کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ صوبہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فرقہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی لگائی جائے۔ شریعت بل کو اب بلا تاخیر منظور کرکے نافذ کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد اور مرتد کی شرعی سزا موت مقرر کی جائے اور نافذ کی جائے۔ ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد شریف شیخ الحدیث خیر المدارس ملتان، استاد دار العلوم کبیر والا مولانا ظہور الحق مہتمم مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ مولانا محمد عمر سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت سیدوالا مولانا غلام احمد، مولانا مفتی عزیز احمد نعیمی، مولانا محمد ادریس میرٹھی، انیس سیالکوٹ، مولانا حبیب گل مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی جنت میں بلندی درجات کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ آخری قرارداد کے ذریعہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کی مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کے اصل قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

# سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اور اس کے مطالبات!

## دن کے ۴ بجے ایک بہت بڑی موٹر سائیکل ریلی کا اہتمام کیا گیا جس نے تمام بازاروں کا گشت کیا

سرگودھا (نمائندہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا میں منعقد ہوئی جس کی قیادت عالمی مجلس کے امیر مولانا خان محمد نے کی۔ کانفرنس سے قبل سٹوڈنٹس شبان ختم نبوت کے سینکڑوں کارکنوں نے موٹر سائیکل، سائیکل سواروں پر مولانا خان محمد کا شہر سے باہر نزدیک چھاؤنی کے استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں ختم نبوت اکیڈمی لے جایا گیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ مرزائیت ایک ایسا ناسور ہے جو مسلمانوں کی لکڑی کو گھن کی طرح چاٹنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک جھوٹے اور کذاب نبی کو ماننے والے جھوٹے قادیانیوں کو اپنے جھوٹے نبی کی طرح موت سے ڈرنا چاہیے مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمام دنیا کے لیے مشعل راہ ہے۔ مولانا امداد الحسن آف انگلینڈ نے کہا کہ مرزائیت جھوٹی نبوت کا دوسرا نام ہے۔ اس فتنے کی سرکوبی کے لیے جتنی بھی کوشش کی جائے کم ہے۔ انہوں نے مرزائیت کے تعاقب کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی کوششوں کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام اُمت مسلمہ کو مل کر عالمی مجلس کا ساتھ دینا ہوگا تاکہ ان گستاخ رسول قادیانیوں کا جلد سے جلد خاتمہ ہو سکے۔ مولانا اکرم طوفانی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگودھا میں امیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری مرزائیوں سے کوئی ذاتی لڑائی نہیں ہے بلکہ ہماری جنگ نظریاتی جنگ ہے۔ ہماری جنگ کفر اور اسلام کی جنگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت ایک ناسور ہے۔ اس ناسور کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں جڑ سے کاٹ دیا جائے اور یہ عمل اس وقت ممکن ہوگا جب حکومت ارتداد کی سزا نافذ کرے گی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرتد کی شرعی سزا فی الفور نافذ کی جائے۔ مولانا سرفراز نیازی نے کہا کہ ہم کسی بھی گستاخ رسول کو ربوہ میں مسلمانوں سے زیادتی

کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے ربوہ میں بے گناہ مسلمانوں پر تشدد کرنے والے قادیانیوں کو جلد گرفتار نہ کیا تو سرگودھا میں قادیانیوں کا مرکزوں پر چلنا مشکل کر دیں گے۔ شبان ختم نبوت کے نڈر مجاہد جناب عبدالرزاق نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب مرزائی اپنے نانا کی گود (لندن) میں بھاگنے پر مجبور ہوں گے۔ نڈر مجاہد نے کہا کہ اگر حکومت نے ہمارے جائز مطالبات تسلیم نہ کئے تو ہمارا حکومت کے ساتھ بھی جہاد جاری رہے گا اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک یہ غلیظ فتنہ ختم نہیں ہو جاتا۔ کانفرنس سے مولانا ضیاء الحق، شیخ جہانگیر، یوسف بلوچ، جمیل بلوچ، خالد جاوید نے بھی خطاب کیا اور مرزائیوں کی ناپاک سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ قادیانیوں نے انتخابات میں جو کردار ادا کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

قادیانیوں کی عبادت کی شکل مسلمانوں سے علیحدہ ہونے کا قانون وضع کیا جائے۔ قادیانیوں اور لاہوری فرقوں کی وہ تمام کتب ضبط کی جائیں جن میں شعائر اسلام کی توہین کی گئی ہے۔ قادیانیوں کے خفیہ اجتماع پر نگاہ رکھی جائے اور کھیلوں کے نام پر تبلیغ کو روکا جائے۔ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔ ربوہ کے مکینوں کو حقوق ملکیت دیا جائے۔ کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جائے خصوصاً آرمی اور ائیر فورس سے فوراً نکالا جائے۔ سرگودھا انتظامیہ کی ہٹ دھرمی اور مرزائی نواز پالیسی پر گوشمالی کی جائے۔ جلسہ دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

## سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام

جھنگ کے روز کرتیراں میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے عقائد کو روکنے کے لیے ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں ختم نبوت کے محاذ پر کالج میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا جرأت اور جذبہ ایمانی سے سدباب کرے گی۔ اور اس سلسلے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کے عہدیداران کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

صدر محمد سلیم ساقی، نائب صدر عبدالقیوم، سیکرٹری نشر آصف، جنرل سیکرٹری محمد ناصر، جائنٹ سیکرٹری محمد ندیم اختر، خزانچی عبدالمجیب مقرر ہوئے۔ یہ تقریب ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن محمد اکرم شاہد کے زیر نگرانی قیام میں لائی گئی۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
## شیر پاؤ کالونی لانڈھی کا اجلاس

گزشتہ دنوں جامع مسجد اقصیٰ شیر پاؤ کالونی لانڈھی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ ایسٹ کے صدر مولانا محمد عمر فاروقی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پوری دنیا میں قادیانیوں کا کامیاب تعاقب شروع کیا ہے اور لاکھوں مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کے چنگل سے آزاد کیا ہے۔ اجلاس میں جناب حضرت مولانا ... الرحمٰن یعقوب باوا صاحب اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کو فتنہ قادیانی فتنہ کے خلاف دن رات تعاقب پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس سے ڈسٹرکٹ ایسٹ کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عبدالقیوم رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مجلس کے قائدین کی زیر نگرانی قادیانیت کے خلاف لڑتے رہیں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مجلس ختم نبوت لانڈھی ۸۹ کے سربراہ جناب سید عطاء اللہ کردی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے لیے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے صدر جناب ڈاکٹر عظیم گل صاحب نے آخر میں ایک قرارداد منظور کی جس میں بابری مسجد کی بے حرمتی کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بھارتی حکومت کو مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کریں۔ اجلاس میں جناب شاہ جہان صاحب کو ڈسٹرکٹ ایسٹ کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ مندرجہ ذیل مقررین نے شرکت کی جناب حاجی حافظ صاحب، جناب جاوید صاحب، جناب عبداللہ صاحب، جناب ولی اللہ شاہ صاحب، جناب ڈاکٹر احمد شاہ صاحب، جناب محمد فیاض صاحب، جناب محمد ایوب صاحب، میاں محمد یعقوب صاحب، جناب مختار صاحب پاکستان نیوی،

## قادیانیوں کو من مانی کرنے سے روکا جائے

سرگودھا۔ قادیانیوں کو من مانی کارروائی سے روکا جائے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت کچھ احساس کرے۔ قادیانیوں نے حالیہ انتخاب میں بے دین طبقہ کی کھل کر امداد کی ہے۔ قادیانی چپکے سے ربوہ میں جلسہ کرانے کے خواب دیکھ رہے ہیں وہ ۲۸ دسمبر کو چپکے سے جمع ہونے کے پروگرام بنا رہے ہیں۔ بطور ریہرسل اسی طرح دو نومبر میں بھی اکٹھے ہو چکے ہیں ان شاء اللہ ۲۸ دسمبر کو پورے پاکستان سے ختم نبوت کے اراکین، ختم نبوت یوتھ فورس اور شبان ختم نبوت کے اراکین بھی پہنچیں گے اور جس دن قادیانیوں کا جلسہ ہوگا اسی دن مجاہدین ختم نبوت بھی اپنا پروگرام پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ آئی جے آئی کی حکومت فوراً نوٹس لے۔

## گستاخان رسول قادیانیوں کے
## توہین رسول پر مبنی لٹریچر پر پابندی
## لگائی جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد عالمی تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے جرم کی سزا صرف موت مقرر کرنے پر وفاقی شرعی عدالت کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء کی بجائے فوری طور پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ سی میں ترمیم کر کے عمر قید کے الفاظ حذف کیے جائیں اور تمام انبیاء کرام حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی کی توہین کرنے کی سزا موت کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کو پاکستانی آئین ۱۹۷۳ء میں ترمیم کر کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور ضابطہ فوجداری میں ترمیم کر کے قادیانیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ وہ اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو مسیح موعود لکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر مبنی تحریریں موجود ہیں اور ایک غلطی کے ازالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی خود کو "محمد رسول اللہ" لکھتا ہے جو حضور سرور کائنات کی توہین ہے۔

مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر مبنی قادیانیوں کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے اور آئندہ ایسا لٹریچر شائع کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۵ پی پی سی کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ پر پابندی کے پیش نظر قادیانیوں کی ذیلی تنظیموں خدام احمدیہ۔ اطفال احمدیہ انصار اللہ لجنہ کے سالانہ جلسوں اور کھیلوں پر ربوہ میں منعقد کرنے پر پابندی لگانے کے متعلق فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمشنر فیصل آباد ڈویژن شہزاد حسن پرویز کو مبارکباد دی ہے اس سلسلہ میں ۷ نومبر کو عالمی مجلس کی طرف سے مولوی فقیر محمد نے کمشنر فیصل آباد کے دفتر میں ان سے ملاقات کر کے ایک یادداشت پیش کی تھی کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ پر پابندی ہے جس کے پیش نظر قادیانیوں کے سالانہ جلسہ دسمبر اور ذیلی تنظیموں کے اکتوبر نومبر کے سالانہ جلسوں اور کھیلوں پر ۱۹۸۴ء سے پابندی چلی آرہی ہے جبکہ گزشتہ سال کھیلوں کی آڑ میں غیر قانونی طور پر تبلیغ کرنے پر قادیانیوں کے بڑے لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور مارچ ۱۹۸۹ء میں جشن صد سالہ ربوہ کو بھی بند کر دیا گیا تھا جبکہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ربوہ میں قادیانیوں کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور کھیلوں کی ۹ سے ۱۱ نومبر کو دی گئی اجازت کو منسوخ کیا جائے جس پر کمشنر صاحب نے پابندی لگا دی۔

## ساہیوال میں بابری مسجد پر ہندوؤں کے حملہ کی پرزور مذمت

ساہیوال۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے کارکنوں کا اجلاس ہوا جس میں بھارت میں بابری مسجد پر ہندوؤں کی یلغار اور حملہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ انہوں نے علماء ہند اور وہاں کے مسلمانوں سے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ اس مسئلہ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انھوں نے مسلمانان پاکستان کی طرف سے اپنے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

## بلوچستان میں ذکریوں نے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں

مجلس تحفظ ختم نبوت اور مدرسہ ذکریہ کے مولانا محمد امین قاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ذکریوں نے ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کی ہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی منظم سازش ذکریوں کے ذکرخانوں میں تیار کی گئی ہے۔ اگر ہم مسلمانوں نے اپنے اندرونی فروعی اختلافات کو ختم نہ کیا، ناموس رسالت کے لیے تحفظ ختم نبوت کے لیے یکجہتی اور اتفاق قائم نہیں کیا تو یقیناً مسلمان اپنے اختلافات کی بنیاد پر ان کی منظم سازشوں میں پستے رہیں گے۔ دنیا و عقبیٰ میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے کہا تمام مسلمان علماء ناموس رسالت کے لیے تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم میں جمع ہوں علماء حقانی کی قیادت میں جدوجہد کریں تاکہ ذکری اور قادیانیوں کے ناپاک عزائم ناکام ہوں۔ انھوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی کارکردگی تیز کر دیں، مبلغین اور دانشور سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی تمام خرافات اور ہتھکنڈوں سے آگاہ کریں۔

# مرزائے قادیانی کی اخلاقی حالت

از: مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ

نبی ولی محدث تو کیا ہر ایک شریف انسان کی شرافت کا معیار اس کی اخلاقی حالت سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے نبی آخر الزماں کو کفار کی طرف سے کس قدر اذیات و تکالیف پہنچیں راستوں میں کانٹے بچھائے جاتے نماز پڑھتے ہوئے آپ کی گردن مبارک پر مرداروں کا کلاشہ معدہ اوجھڑی پھینکی جاتی۔ آپ کے گلوئے مبارک میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹا جاتا۔ آپ کے مبارک جسم کو پتھراؤ کر کے لہولہان کیا جاتا اور ہر قسم کی اذیتیں دی جاتیں لیکن آپ کی زبان مبارک سے کبھی کلمہ بددعا بھی نہ نکلتا بلکہ فرمایا کرتے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (اے خدا میری قوم کو ہدایت کر دے۔ یہ تیرے نبی کی شان جانتے نہیں) سبحان اللہ یہی خلق عظیم تھا جس نے بیگانوں کو اپنا اور دشمن کو دوست بنا دیا۔ بڑے بڑے گردنکش پھر بھی اس سے متاثر ہو کر کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام کی آغوش میں آجانے پر مجبور ہو گئے لیکن قادیانی عجیب رسول ہے کہ بجائے رحمت کے سارے جہان کے لیے زحمت ثابت ہوا کسی شخص کے لیے اس کے منہ سے کبھی کلمہ خیر نہ نکلا بلکہ ہر ایک کو سب و شتم کا نشانہ بنایا اور یہی کہتا رہا کہ میری وجہ سے ملک میں وبا طاعون نازل ہوئی میرا وجود مسعود باعث زلازلہ و حوادث ہوا میری ہی ذات موجب بربادی ملک و تباہی خلق ہوئی۔ واہ چہ خوش سے قوت نیکی نداری بد مکن۔

اس کے کلمات ”طیبات“ میں سے مشتے نمونہ از خروارے چند کلمات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ علماء و صوفیاء کی نسبت کہتا ہے۔ اس وقت زیر سقف نیلگوں یا بیچ متنفس قدرت ندارد کہ لاف برابری با من زند۔ آج تک دنیا میں کوئی متنفس لاف زنی میں آپ کا ہمتا نہیں ہے۔ من آشکارا میگویم مر گروہ پاک ملازم۔ آپ کو کیا خوف ہے گورنمنٹ برطانیہ کا ظل عاطفت آپ کے سر پر ہے اسی اہل اسلام در میان شما جماعتی پاشندہ گردن بدعوی محدثیت و مفسریت بر سبیل ...

وگروہی اندکماز نازش ادب پا برزمین مگذار زند و گروہی اند کرم
از خدا شناسی رسند خود را چشتی و قادری و سہروردی و نقشبندی
و چہا چہا گر نہد این جملہ طوائف را از روئے بیار رید، پیلیغ توڑ کے
زور سے دیا جاتا ہے لیکن جب ایک مرد خدا سراج چشتیا
(پیر صاحب گولڑوی) اس کے مقابلہ کے لیے لاہور پہنچ جاتے
ہیں۔ تو جَرِیُّ اللّٰہ کو قادیاں کی چار دیواری سے نکلنا موت
ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی بدزبانی اور بدکلامی میں استاذ زمانہ مانے گئے
ہیں اس کی بدگوئی سے نہ کوئی چھوٹا بچا ہے نہ بڑا دیکھئے غوث
وقت قطب دوران حضرت پیر صاحب گولڑوی کی نسبت اپنی
مواہب الرحمٰن میں کیسی ہرزہ سرائی کی ہے۔ لکھا ہے۔ "خبیث"
و خبیث" ما یخرج من فیہ، (یہ شخص خود بھی پلید ہے
اور اس کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے وہ بھی پلید ہے۔ ٹھیک ہے
المرء یقیس علی نفسہ اور کل اناء یترشح بما فیہ
اب دیکھئے سراپا اخلاق حضرت پیر صاحب اس کے جواب میں خلق
محمدی کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں ؎
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو کردی، جواب تلخ
می زیبد لب لعل شکر خارا. بندہ خدا مجھے تو جو چاہو کہہ لو لیکن میرے
منہ سے تو اسم خدا ہی نکلتا ہے اس کی نسبت ایسا لفظ استعمال
کرنا اندیشہ ہے کہ قیامت میں اس کا مواخذہ نہ ہو۔ یہ ہوتے
ہیں اخلاق بزرگان دین کے. جس کی وجہ سے خلق خدا ان کے
قدموں میں گرتی ہے۔

ایسا ہی مرزا نے تمام ایسے مسلمانوں کو جو زمانہ نبوی از خیر القرون
کے بعد مرزا کے وقت تک گزر چکے ہیں۔ ان سب کو فیج اعوج
(باطل گروہ) قرار دیا ہے۔ دیکھیے تحفہ گولڑویہ ص۱۳
پھر جو مسلمان اس کے دعاوی قبول نہیں کرتے یعنی اس کی
رسالت کا اقرار نہیں کرتے ان کو بلا استثنا ذریۃ البغایا (ولد
الزنا) کہہ کر اپنے حسن اخلاق کا ثبوت دیتے ہیں دیکھئے کتاب
تبلیغ مؤلفہ مرزا ص۵۴۷، ۵۴۸ میں عبارت ذیل "تلک کتب
ینظر الیہا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ و ینتفع
من معارفہا و یقبلنی و یصدق دعوتی الا
ذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم
لا یقبلون الخ" یہ کتابیں ہیں جن کو ہر ایک مسلمان نظر
محبت سے دیکھتا اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے
قبول کرتا اور میرے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد
جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے پس وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔

جب مسلمانوں سے مرزا کا یہ سلوک ہے تو
ہندو سکھ، آریہ، عیسائی کی نسبت تو جتنا بھی برسیں تھوڑا ہے۔
رسالہ شحنۂ حق ص۱۹ میں قمطراز ہے۔ اے آریو مبارک باد تمہارے
پرمیشر کی ساری حقیقت کھل گئی۔ اور خود دیانند کی گواہی سے
ثابت ہو گیا کہ تمہارے پرمیشر کا ایک رقیق جسم ہے جو دوسرے
روحوں کی طرح زمین پر گرتا ہے اور ترکاری کی طرح کھایا جاتا ہے
وہ کبھی مرا کچھ نہ رہتا. کبھی کرشن اور کبھی بچھڑا دیا ایک مرتبہ تو ٹوک یعنی
سور بن کر اور سوروں کے موافق لطیف غلاظتیں کھا کر اپنے درشن
کرنے والوں کو خوش کر دیا۔ اس رسالہ کے صفحہ ۵۰ میں بعض
آریوں کے خطاب میں حلال زادہ اور ولد الزنا، کنجر، مادری صفت
وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ایک ہندو کو صرف یہ بات
کہنے پر کہ مرزا قرضدار ہے لکھتے ہیں کہ جو شخص اپنی دختر کی نسبت
ناطہ کسی سے کرنا چاہتے ہیں وہ اس کی جائداد و عالی حیثیت
کو دیکھا کرتے ہیں۔

کیا ایسے اخلاق کا شخص نبی رسول یا مجدد، ملہم و محدث یا ولی
ہو سکتا ہے یا ایسے شخص کو ایک شریف انسان بھی کہا جا سکتا
ہے. بزرگوں کا قاعدہ ہے کہ گالیاں سن کر ایسے گزر جاتے ہیں گویا
انہوں نے کسی سے خطاب ہی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
والذین ہم عن اللغو معرضون اور
واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما
حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے۔ ؎
ولقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثم قلت لا یعنینی
ترجمہ: میں ایک کمینہ کے پاس سے گزرا جو مجھے برا بھلا کہہ رہا
تھا میں وہاں سے گزر گیا یہ کہہ کر اس کا خطاب کسی اور شخص سے ہے۔

۲۔ نبی رسول، ولی، مومن، بلکہ شریف انسان کبھی جھوٹ نہیں
بولا کرتے مرزا کے جھوٹوں کی فہرست لکھنے لگیں تو ایک کتاب
تیار ہو جائے۔ ذیل میں چند ایک صریح غلط بیانیاں لکھی
جاتی ہیں۔

ا۔ تعداد مریدان کی نسبت غلط بیانی بسنہ ۱۹۰۴ء میں نقشی
نائب اپیل تحصیلدار کے سامنے مقدمہ انکم ٹیکس تعداد مریدان کل
۳۱۸ لکھی۔ تحصیلدار نے اپنی رپورٹ میں یہی تعداد لکھی جس کی
نقل ضرورۃ الامام میں درج ہے، تحفہ گولڑویہ مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۲ء
میں مرزا نے تعداد مریدان ۳۰ ہزار لکھی گویا صرف دو سال میں ۱۳۱۸ سے
۳۰ ہزار تک اضافہ ہو گیا۔)

اور پھر تحفۃ الندوہ مطبوعہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں تعداد مریدان
ایک لاکھ سے زیادہ درج کی اور لکھا ہے۔ ایک ہی سنہ ایک
ہی ماہ میں طبع ہوئیں کہاں ۳۰ ہزار اور کہاں ایک لاکھ سے
بھی زیادہ۔ کیا ان کی کوئی تطبیق ہو سکتی ہے۔ ایسا صریح جھوٹ
(الامان)

مواہب الرحمٰن مطبوعہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء میں بھی تعداد
مریدان ایک لاکھ سے زیادہ بتائی۔ گویا ۱۹۰۲ء سے جنوری ۱۹۰۳ء
تک اضافہ صفر۔

پھر الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء میں تعداد ۲ لاکھ بتائی گئی (صرف
تین ماہ میں ایک لاکھ کا اضافہ یا للعجب)

پھر الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء میں جو تقریر مرزا کی چھپی ہے
اس میں تعداد مریدان تین لاکھ بتائی گئی ہے۔ طرفہ یہ کہ ۹ جولائی
۱۹۰۴ء میں جب ہمارے مقدمہ میں اس نے اپنا حلفی بیان دیا۔
اس میں تعداد مریدان دو لاکھ بتائی (عجیب بات ہے کہ ایک سال
کے بعد ایک لاکھ کا خسارہ کیسے ہو گیا)

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ لغو بیانی اور نرا جھوٹ تھا۔ عدالت
میں جب مرزا پر سوال ہوا کہ آپ کے پاس کوئی رجسٹر ہے جس سے
تعداد مریدان معلوم ہو سکے تو مرزا نے کہا میرے پاس کوئی رجسٹر نہیں
ہے لیکن مولوی عبدالکریم نے ایک رجسٹر ۱ ماہ سے بنایا تھا مگر مرزا کے
کاتب الوحی مولوی عبدالکریم کا جب ۱۹ جولائی ۱۹۰۳ء کو بمقدمہ
حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین بیان حلفی ہوا تو اس نے مرزا
کی تکذیب کرتے ہوئے اپنے پاس ایسا رجسٹر ہونے سے انکار
کر کے لکھایا کہ مرزا کے مریدوں کا ایک رجسٹر ہے جو اور صاحب
کے سپرد ہے۔ ان بیانات سے ثابت ہوا کہ تعداد مریدان کا نہ کوئی
رجسٹر ہے۔ نہ حساب کتاب۔ جس نے جو چاہا بڑھا کر لکھ دی۔ در حقیقت
تعداد مریدان لاکھوں کا نہیں صرف ہزاروں کی تعداد بھی ہو تو۔ باقی سب مبالغہ
اور دروغ بافی ہے۔ مرزا ظاہر کرتا ہے [illegible]

۲۔ عمر مرزا کے متعلق غلط بیانی۔ عمر کے متعلق مرزا کی پیشگوئی
تھی۔ ولنحیینہ حیوۃ طیبۃ ثمانین حولاً او قریباً
من ذلک (اربعین ص۳۰ ج ۳) پھر حقیقۃ الوحی میں ہے۔
اتاک اللہ بقاءً ما فیہ اختیاراً اس برس یا چار زیادہ یا پانچ چار

کم از کم مرزا کے خدا کو پانچ چار کی بیشی سے تعلق اشتباہ رہی رہا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹

اشتہار تبصرہ میں درج ہے۔ تیری عمر کو بڑھا دوں گا اور تیری موت کی پیشگوئی کرنے والوں کو تباہ کر دوں گا۔ پیشگوئی کرنے والے ڈاکٹر عبدالحکیم مولوی ثناء اللہ زندہ رہے اور مرزا تباہ ہو گئے۔ مقدمہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم الدین ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو مرزا نے اپنے حلفی بیان میں اپنی عمر ۶۵ سال لکھائی۔ مرزا کا انتقال ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو ہو گیا۔ اس حساب سے مرزا کی عمر کل ۶۹ سال کی ہوتی ہے۔ جو ثمانین حولاً اور اسّی سال یا پانچ کم یا زیادہ کی پیشگوئی کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

ان ہم مرزا کی کذب بیانی کا ذکر کر رہے تھے۔ اخبار الحکم سنہ ۱۹۰۳ء میں مرزا نے اپنی عمر ۷۰ سال لکھی۔ بتایئے اس کا کون سا بیان سچا اور کون سا جھوٹا ہے۔

**۳۔ قبر مسیح کے متعلق غلط بیانی۔** ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳ میں لکھا کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا۔ کشتی نوح صفحہ ۵۳ میں درج ہے کہ مسیح کشمیر میں فوت ہوا۔ سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر موجود ہے۔

اتمام الحجۃ حاشیہ صفحہ ۱۹ میں ہے قبر مسیح بلدہ قدس میں ہے۔ اس پر ایک گرجا میں قبر ہے۔ فرمایئے تین بیان ہیں جن میں تناقض صریح ہے ان میں سے کون سا سچا کون سا جھوٹا ہے؟

**۴۔ طاعون پڑنے کے متعلق غلط بیانی۔** کشتی نوح صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحف میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح نے انجیل میں بھی یہ خبر دی ہے۔

آؤ قرآن کریم کی ورق گردانی کرو۔ بتاؤ کس پارہ کس رکوع کس آیت میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ دیدہ دلیری افتراء علی اللہ اور نرا جھوٹ ہے ایسا ہی توریت انجیل میں بھی ہرگز ایسا نہیں لکھا ہوا۔ مرزا کی یہ سب دروغ بافی ہے۔

**۵۔** مرزا نے براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۸۹ میں لکھا ہے کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی نشانی ہوگی کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔ ہم مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ ایسی کوئی حدیث کسی کتاب حدیث سے دکھلائیں۔ ہرگز ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ یہ محض افتراء علی الرسول اور کذب محض ہے۔

**۶۔ قرآن میں قادیان کا نام ہونے کے متعلق غلط بیانی**

ازالہ اوہام صفحہ ۷۶ میں ہے قادیان کا نام قرآن شریف میں موجود ہے۔ دکھاؤ قرآن میں کس پارہ کس رکوع کس آیت میں قادیان کا نام لکھا ہے۔ ایسے دروغ گو کا کیا کہنا ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

**۷۔** ازالہ اوہام صفحہ ۷۷ میں ہے۔ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ قرآن کے دائیں صفحہ پر میں نے دیکھا۔ آنکھوں سے قرآن میں۔ اس قرآن میں تو دائیں بائیں کسی جگہ اس آیت کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

**۸۔** تین شہروں مکہ، مدینہ، قادیان کے نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ درج ہیں۔ مکہ مدینہ کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے۔ قادیان کا نام کوئی مرزائی دکھلا دے اور من مانگا انعام حاصل کرے۔ یا اپنے مرشد کی کذب بیانی پر مہر کر دے۔

**۹۔** توضیح المرام صفحہ ۳ میں ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ ستارے اور کواکب اپنے اپنے قالبوں سے متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ تو بتاؤ قرآن میں یہ کہاں لکھا ہے کس آیت کا یہ ترجمہ ہے۔ قرآن میں ہرگز کہیں ایسا نہیں لکھا۔ یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔

**۱۰۔** ادعائے نبوت و انکار دعوے نبوت دونوں باتیں مرزا کی تصانیف میں موجود ہیں جن کا ذکر مفصل اوپر کیا جا چکا ہے۔ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی کون سی جھوٹی ہے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

**۱۱۔** ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰ میں ہے۔ میں مثیل مسیح ہوں میرا دعویٰ ہرگز مسیح موعود کا نہیں اگر کوئی شخص مجھے مسیح موعود سمجھتا ہے تو وہ مجھ پر افترا کرتا ہے۔ پھر اسی کتاب صفحہ ۲۹۱ میں ہے۔ یہ عاجز مجازی طور پر اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں درج ہے۔ میں نے براہین میں صاف لکھا ہے کہ میں روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہوں جس کی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ بتاؤ ان دونوں باتوں سے کہ میں مسیح موعود نہیں جو ایسا کہتا ہے وہ مجھ پر افترا کرتا ہے اور پھر کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں ہے۔ کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹ ہے؟

**۱۲۔** مسیح ہندوستان میں صفحہ ۹۱۔ جو اسرائیل کے دس فرقے جن کا انجیل میں گم شدہ بھیڑیں نام رکھا گیا ہے ان ملکوں (ہندوستان) میں آ گئے تھے جن کے آنے میں کسی مؤرخ کو اختلاف نہیں ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ حضرت مسیح اس ملک کی طرف سفر کرتے اور گم شدہ بھیڑوں کو خدا کا پیغام دیتے (بتاؤ کس تاریخ میں مسیح کا ہندوستان میں آنا اور کشمیر میں فوت ہونا لکھا ہے۔

**۱۳۔** ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳ میں ہے۔

؎ گر کسے بودم مرا کوئی بشر من عجب تر از مسیح بے پدر

اس شعر میں مسیح کے بے پدر ہونے کا اقرار ہے۔ نیز کتاب مواہب الرحمن صفحہ ۷۲ میں بھی مسیح کا بے باپ ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔

پھر ازالہ صفحہ ۳۰۳ میں اس کے خلاف لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام اپنے والد یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کر کے چارپائیاں بناتا تھا (فرمایئے ان دونوں قول سے کون سا قول سچ ہے کون سا جھوٹا ہے۔

**۱۴۔** مرزا نے حاشیہ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ میں لکھا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ دین اسلام کا اس میں وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا نیز اسی کتاب صفحہ ۵۰۵ میں ہے یعنی اگر طریق رفق و نرمی و لطف و احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے یعنی زمانہ مسیح و مہدی موعود جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور غضب اور قہر اور سختی کو استعمال کرے گا اور حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔ تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا اور یہ زمانہ اس زمانہ کے لیے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنی جلالی طور اور جسمانی طور پر خدا تعالیٰ اتمام حجت کرے گا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر رفق و احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے۔"

اس عبارت میں نص آیت قرآن سے استدلال کرتے ہوئے مرزا جی جسمانی طور پر مسیح علیہ السلام کے نزول اجلال کی خبر

باقی صفحہ ۳۶ پر

اپنی پوری افادیت اور تاثیر کے ساتھ نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

# سُعالین

۲۵۰ قرص کی اسٹینڈرڈ پیکنگ کے علاوہ، پچاس ٹکیوں کا
کارآمد خوشنما گلاس پیک بھی دستیاب ہے۔

موسم سرما کی آمد۔ نزلہ، زکام اور کھانسی کا دور دورہ۔

سُعالین کا گلاس پیک آج ہی خرید لیجیے
تاکہ گھر کے ہر فرد کو بوقتِ ضرورت سُعالین دستیاب رہے۔

نباتاتی سُعالین ۔ "کھانسی ٹکیاں" ۔ بچاؤ بھی اور علاج بھی۔

آوازِ اخلاق
قناعت: اخلاقی اور ملی ضرورت ہے۔

**بقیہ : مرزا قادیانی**

دے رہے ہیں۔ اور اب قرآنی استدلال کے رد سے اس کے خلاف مسیح کے نزول اور جسمانی طور پر آنے کا شدومد سے انکار کر رہے ہیں اب بتایا جائے مرزا کا کون سا بیان سچا ہے اور کون سا جھوٹا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ براہین والے بیان کو سچا قرار دیا جائے تاکہ جمہور اہل اسلام کے عقیدہ سے تطابق ہو جائے اور دجال کے بیان کو بالکل جھوٹ قرار دیا جائے جس میں یہ خود غرضی پائی جاتی ہے کہ مسیح کو فوت کر کے اپنے لیے جگہ خالی کرنا منظور ہے۔

## مرزاجی کے عجیب و غریب اقوال

### عورت بن کر حاملہ ہو جانا اور بچہ جننا

چونکہ مرزا مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں حالانکہ آنے والے مسیح کا نام عیسےٰ بن مریم ہے اور مرزا کا یہ نام نہیں نہ مریم کے بیٹے ہیں اس لیے مرزا نے عیسےٰ بن مریم بننے کی عجیبی توجیہہ فرمائی کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ لکھتا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں پرورش فرمائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ میں ہے مریم کی طرح عیسےٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور کئی مہینہ بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسےٰ بنایا گیا۔ اس طور سے میں عیسےٰ بن مریم ٹھہرا (کشتئ نوح ص ۴۷، ۴۶)

عیسائیوں کی تثلیث تو سنا کرتے تھے۔ مرزا ان سے بھی بڑھ گئے۔ وہ مرد سے عورت بن گئے دو سال تک عورت کی صفت میں پرورش پائی پھر حمل بھی ہو گیا جو دس مہینے رہا پھر بچہ (عیسےٰ) جنا۔ مرزا تھے تو ایک مگر آپ ہی مرد غلام احمد۔ آپ ہی عورت (مریم) آپ ہی بچہ (عیسےٰ) ہیں۔ این چہ بوالعجبی است

- - - - - - - -

## مرزاجی کو حیض آتا ہے

مرزاجی کا ایک اور عجیب الہام ہے۔ یریدون ان یروا طمثک الخ یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے انعامات دکھلائے گا۔ اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ مرزائیو مرشد کے الہامات کی داد دینا مرزا کو حیض آیا پھر وہ بچہ ہو گیا بچہ بھی ایسا جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔

(انّ ھٰذا لشرکٌ عظیم)

**بقیہ حضرت امیر شریعتؒ**

ہمیشہ کانٹے بچھائے ہیں اسی بات کو محسوس کرتے ہوئے انگریز کی غلامی کے دور میں ۱۸۵۷ء سے قربانیاں دینے کا تانتا باندھ دیا گیا اور اس راہ میں بڑے بڑے جید علماء بھی کام آئے جس کی آخری آواز مدرسہ دیوبند کے بانی مولانا محمود الحسنؒ اسیر مالٹا جیل میں تھے آپ نے کہا کہ انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے قربانیاں دینے کا تمام سلسلہ علمائے ہند کی وجہ سے قائم رہا جنہوں نے جمع ہو کر انگریز سے عدم تعاون کے پیمان پر دستخط کیے ہم کون تھے کالجوں کے پڑھے لکھے نوجوان نہ آگا نہ پیچھا۔ ڈگری حاصل کرلی اور ملازمت حاصل کرنے کے لیے دفاتر کے گرد کتوں کی طرح چکر لگاتے رہے انگریز نے کالج اور سکول ملک میں اسی لئے جاری نہیں کئے تھے کہ ہم لوگ زیور تعلیم سے آراستہ ہوں بلکہ انگریز کا مقصد یہ تھا کہ اس کی حکومت چلانے والی مشینری کے پرزے تیار رہیں آپ نے اس موقع پر اکبر الٰہ آبادی کا یہ شعر پڑھا ؎

یوں قتل سے بچوں کے وہ بد نام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دفاع پاکستان کے ضمن میں امیر شریعت مرحوم نے پاکستان میں بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کیں اور لاکھوں جانباز رضاکاروں سے قربانیاں پیش کرنے کے لیے حلف لیے ان کانفرنسوں کی صدارتیں سرکاری اعلیٰ حکام نے بھی کیں استحکام ملک کے لیے شاہ جی مرحوم نے انفرادی اور اجتماعی طور پر جس بھرپور انداز سے خدمات انجام دی ہیں اس طریقے پر کسی دوسرے نے عملی ثبوت نہیں دیا اسی سلسلہ میں ان دنوں لکھی گئی سرکاری خفیہ رپورٹوں کو ایک نظر دیکھ لینے سے میری بات کی تصدیق کی جا سکتی ہے ۱۹۱۷ء کی عالمگیر جنگ کے بعد جو ہیجان پیدا ہوا اور بین الاقوامی طور پر انگریز نے مسلمانوں کی تباہی کے لئے جو کردار ادا کیا اس کے شاہد ترکوں کے حالات ہیں آج کیا ہو رہا ہے؟ کل کے ترک حاکم آج جانیا پارہے ہیں آپ نے کہا ان دنوں انگریز کو کمزور کرنے کے لئے متحدہ ہندوستان میں ہندو رہنماؤں اور علمائے اسلام نے مشترکہ معاہدے پر دستخط کئے مسلم علماء اور عوام انگریز کی بین الاقوامی اسلام دشمن پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لئے دیوانہ وار سامنے آئے ان دنوں امیر شریعت مرحوم طالب علم تھے صورت حال کو سمجھتے ہوئے شاہ جی بھرے ہوئے شیر کی طرح میدان جہاد میں اتر آئے اور اس وقت سے لے کر زندگی کے آخری ایام تک شیر نے کبھی پلٹ کر بھی نہیں دیکھا شاہ جی ۱۹۱۴ء میں ایک واعظ کی حیثیت سے سامنے آئے جس کوچے کی مسجد کے وہ امام تھے لطف کی بات یہ ہے کہ امرتسر میں اس کوچے کا نام بھی (کوچہ جیل خانہ) تھا۔ شاہ جی نے اس زمانے سے قوم و ملک کی خدمت شروع کی اور پوری زندگی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے مگر ان کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہیں آئی شاہ جی نے اپنے اعلیٰ کردار کی بدولت ایک ایسی شاندار تاریخ بنائی ہے جو شاید کسی دوسرے قومی رہنما کو نصیب نہ ہو گی۔

شاہ جی مرحوم اپنی قوم میں جس زندگی کو پیدا کرنا چاہتے تھے انگریزی سامراج اس کی راہ میں بہت بڑی دیوار بن کر حائل رہا جس کا مقابلہ کرنے میں شاہ جی نے کبھی کمزوری نہیں دکھائی۔

شاہ جی مرحوم نے مذہب و ملت کی خدمت کے لئے جو خاندان بنایا تھا اس میں یہ گنجائش تھی کہ جب کوئی چاہے نکل جائے اور جب کوئی چاہے شامل ہو جائے انہوں نے کبھی جاتے ہوئے کو روکا نہیں اور آنے والے کو منع نہیں کیا۔ ہمارے ہاں شخصیتوں کی پوجا نہیں ہوتی بلکہ دلوں میں ایک دوسرے کے لئے اخلاص اور محبت تھی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس چالیس پچاس سالہ تاریخی دور کی یادگار تھے جس میں انگریز کی حکومت کے خلاف جنگ لڑی جاتی رہی شاہ جی وطن و ملت کی خدمت

کی راہ میں بڑے بڑے جری اور پاکباز رفقا فرسالار رکھتے جنہوں نے بڑے خلوص کے ساتھ خدمت کی اور قربانیاں دیں

## بقیہ علم کی حقیقت

کہ اپنے ڈرنے والوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

اس جملہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (یعنی اللہ سے اُس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں) کے تحت علمائے محققین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس جملہ میں علماء سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اور اس کے احکام اور اوامر ونواہی کا علم ہو اور پھر وہ اللہ کے حکموں پر چلتے ہوں۔ جس درجہ کا علم ہوگا اُسی درجہ کا اُن کو خوف وخشیت ہوگا خشیت خداوندی علم اور معرفت پر موقوف ہے۔ علم خشیت کے لئے شرط ہے جیسے طہارت نماز کے لئے شرط ہے۔ اور جس علم کے بعد خوف خداوندی حاصل نہ ہو تو سمجھو کہ وہ علم اللہ کے نزدیک معتبر نہیں۔ اور ایسے عالم جو خدا سے نہ ڈرتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک عالم نہیں اگرچہ دنیا ان کو علامہ کہتی ہو۔ نیز علم سے وہ علم مراد نہیں جو محض قال کے درجہ میں ہو بلکہ وہ علم مراد ہے جو حال کے درجہ میں ہو۔ علم دین سے مقصود تزکیہ نفس اور اصلاح عمل ہے ورنہ ہیچ ہے۔

حدیث شریف میں ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ یا اللہ میں آپ سے آپ کی اتنی خشیت طلب کرتا ہوں کہ جو حائل ہو جائے میرے اور آپ کے معاصی کے درمیان میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ خشیت اس خوف کو کہتے ہیں جس سے بندہ اور معصیت کے درمیان رکاوٹ ہو جائے۔ اور جسے یہ خشیت حاصل نہیں کہ جو عاصی اور معاصی کے درمیان حائل ہو تو سمجھو کہ اسے صحیح علم بھی حاصل نہیں۔ اور علمائے ربانی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء سب سے زیادہ خداوند ذوالجلال سے ڈرنے والے ہوتے ہیں پس جس عالم میں خوف خداوندی نہ ہو وہ انبیاء کا وارث نہیں۔ اللہ تعالیٰ علم حقیقی کی دولت سے ہم سب کو سرفراز فرمائیں اور اپنی وہ خشیت ہم کو عطا فرمائیں کہ جو ہر طرح کے معاصی سے ہم کو روک دے۔ (معارف القرآن از حضرت کاندھلوی ؒ)

دعا کیجئے۔ حق تعالیٰ اس کائنات کے ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ سے ہم کو اپنی معرفت کا علم عطا فرمائیں اور توحید کی حقیقت نصیب فرمائیں۔ یا اللہ ہم کو علم دین کے ساتھ اپنی وہ خشیت اور خوف بھی عطا فرمائیے کہ جو ہم کو آپ کی اطاعت فرمانبرداری پر آمادہ رکھے اور ہر چھوٹی بڑی ظاہراً وباطناً نافرمانی سے روک دے۔

یا اللہ ہمیں علم کی حقیقت نصیب فرما۔ اور اپنے مقبولین علماء ربانی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

## بقیہ آپ کے مسائل

۱۔ حضرت آدمؑ کو جنت کیوں چھوڑنی پڑی؟

۲۔ حضرت یونسؑ اتنا عرصہ مچھلی کے پیٹ میں کیوں رہا؟

۳۔ حضرت سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود مخلوق کے لئے کھانا پکوایا اور ناکام رہے؟

۴۔ حضرت ایوبؑ نے اتنا عرصہ کتنی سخت بیماری میں گزارا؟

۵۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود دیدار کرنا چاہا اور کر نہ سکے؟

مولانا صاحب ویسے میرا اپنا نظریہ یہ ہے کہ انبیاء (بتقاضائے بشریت) غلطی کرنا چاہیں تو بھی غلطی نہیں کر سکتے

ج:۔ آپ اور آپ کے دوست شاید اپنی غلطیوں سے پاک صاف ہو گئے کہ نعوذ باللہ انبیاء کرام علیہم السلام کی غلطیوں سے بحث کرنے لگے۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے ایسی غلطی نہیں ہوتی جو گناہ کے درجے میں ہو۔ البتہ ان کی اپنی بلند تر شان اور مرتبہ کے مطابق ان سے بھول چوک ہو جاتی ہے۔ مگر ان کو اس خطا پر برقرار نہیں رہنے دیا جاتا بلکہ فوراً اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی ان کے عالی مرتبہ کے پیش نظر ان پر عتاب بھی ہو جاتا ہے۔ بہرحال ان حضرات کو گناہوں سے معصوم سمجھنا اہل حق کا عقیدہ وایمان ہے۔ اور ان کی غلطیوں پر بحث کرنا بے دوقوفی ہے۔

## بقیہ: الجزائر نئے موڑ پر

جہاں یک جماعتی نظام رائج ہے یا ایک خاندان میں موروثی جن کے تحت حکمرانی کر رہا ہے عوام کو سڑکوں پر نکل آنے کی حوصلہ افزائی کرے گی تاکہ مقصد نظام کو چیلنج کر سکیں بہرحال ماتقدم کے طور پر مغربی ذرائع ابلاغ نے بھیڑیا آیا بھیڑیا آیا کا ابھی سے شور مچانا شروع کر دیا ہے، الجزائر میں مغربی خبر نگار رسع بی بی سی کے رپورٹر، فوج کی طرف سے عمل کی یا بربر قبیلے کی بغاوت کی پیش گوئیاں کر رہے ہیں۔

## بقیہ: عقیدہ وتہذیب

حقیقت پسندی، طہارت ونظافت پر توجہ، اسراف و فضول خرچی اور خارجی مظاہر اور نمائش سے پرہیزگار باہمی اتفاق واجتماع اس وقت بہت آسان ہے جب اسلامی حکومتوں اور معاشروں کو مستقل غیر تقلیدی وغیر عاجلانہ اور احساس کمتری سے دور ہٹتے ہوئے تمدنی منصوبہ بندی کی توفیق ہو اور ان میں ذہانت کی چمک اور اسلامی تعلیمات اور اسلامی تہذیب کے اثر سے ایمان وانفرادیت موجود ہو جس کی وجہ سے وہ ممتاز ہیں اور اس کے ساتھ ان میں اپنے اسلامی تشخص وامتیاز پر فخر کا جذبہ بھی کار فرما ہو۔

## بقیہ: سیرت طیبہؐ

شرط قرار دیا۔ اور پھر انہی تعلیمات نے اس انداز سے افراد امت کی تربیت فرمائی کہ انبیاء کے خصائص امت کے افراد میں پیدا ہو گئے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ انسانیت از مشرق تا مغرب جنوب تا شمال اپنے جسم میں دوڑنے والے خون کے سرطان کے باعث جاں بلب سلاطین وامراء کے جبر واستبداد اور استحصال کے ہاتھوں مجبور ہے، مصلحین وصالحین کا دور دور تک سایہ وشائبہ نظر نہیں آتا۔ ایسے میں مستزاد یہ کہ قزاقوں کے مکر وفریب نے اس کا رہا سہا اعتماد بھی پارہ پارہ کر دیا ہے، کہیں قومیت اور وطنیت سے کہیں نسل ورنگ باہم متحارب ہے کہیں سرمایہ داری واشتراکیت میں جو تم پیزار ہو رہی ہے، کہیں گروہی تعصب متصادم ہیں، اخلاقی، سماجی، معاشی سیاسی تمدنی، تہذیبی اور روحانی ومذہبی ہر لحاظ سے انسانیت کا شیرازہ بکھر چکا ہے، موت کا عفریت منہ کھولے چلا آ رہا ہے۔ کوئی راہ نجات کوئی جام شفا کوئی توانائی نظر نہیں آتی، معاندین انسانیت کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ انسانیت کی اصلاح کے لئے کوئی قدم اٹھائیں تو کیا اخلاقی زوال کی اصلاح کی جائے یا اجتماعی زندگی کے شیرازے کے بکھر جانے کو اہمیت دیتے ہوئے سیاسی اصلاحات کو مقصد اول قرار دیا جائے اس ہنگامہ دار وگیر میں کہیں امید کی کرن نظر آتی ہے تو وہ سید کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اور ان کی تعلیمات مبین ہیں۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160


## ہوشیار ہوشیار

قادیانیوں نے خواتین میں اپنا ارتدادی زہر پھیلانے کے لیے ایک ماہنامہ "مسرت ڈائجسٹ" کے نام سے گذشتہ پانچ سالوں سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا نوٹس لیا ہے اور وقتاً فوقتاً حکومت سے بھی مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ اس پر پابندی لگائی جائے لیکن ابھی تک حکومت اس سلسلے میں خاموش ہے۔

یہ ڈائجسٹ نہ صرف فحاشی پھیلا رہا ہے بلکہ ڈائجسٹ کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے۔

لہٰذا ہم پاکستان کے تمام مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اس ڈائجسٹ کو ہرگز نہ خریدیں اور کارکنان ختم نبوت اپنے اپنے علاقوں میں اس پر نظر رکھیں اور لوگوں کو آگاہ کریں۔

منجانب

### عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

## قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ

## غیرتِ ایمانی کا تقاضا

قادیانی، اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی سے جوڑ دیا جائے۔ ہر قادیانی چاہے وہ ملازم ہو۔ دوکاندار ہو، تاجر ہو یا کسی بھی پیشے سے متعلق ہو وہ سب سے پہلے اپنی جماعت کا وفادار ہوتا ہے بعد میں کسی اور کا۔

### یاد رکھیئے!

ہر قادیانی اپنی آمد کا دس فیصد اپنے مرکز میں جمع کراتا ہے اور اسی رقم کو قادیانی، مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ قادیانیوں کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں اور لین دین کر رہے ہیں تو گویا مسلمانوں کو مرتد بنانے میں آپ بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں۔

### لہٰذا

غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان، قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں۔ اپنے اپنے علاقہ میں مسلمانوں کو قادیانیوں کی دوکانوں اور ان کے کاروباری اداروں سے آگاہ کریں اور مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کریں اور انہیں قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

آپ بھی اپنے علاقے سے قادیانی دکانداروں، اداروں اور فیکٹریوں وغیرہ کے پتے ہمیں ارسال کریں۔
لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ ان کا قادیانی ہونا مصدقہ ہونا چاہیئے۔